Vol. II
No. 5



Monday
16th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

Price: **Eight Annas**

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

MONDAY, THE 16TH JUNE 1952.

(Fifth day of the Second Session.)

THE HOUSE MET AT NINE OF THE CLOCK
[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker We shall now take up Questions.

DESTRUCTION OF CROPS BY BEASTS

* 90. *Shri A Raja Reddy* (Sultanabad)· Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(1) Whether crops are destroyed this year by wild beasts in Sultanabad taluq ?

(2) Whether farmers have no guns to fight the wild beasts ?

(3) If so, what action has been taken towards this part of the 'Grow More Food' Scheme ?

(4) Whether any facilities have been provided for ryots to acquire guns easily ?

The Minister for Agriculture and Supply (*Dr Chenna Reddy*) :

(1) This is a normal source of damage in areas adjacent to forests Presumably, some damage may have been caused this year in parts of the Taluq bordering forest areas.

(2) It is true that most of the farmers have no fire arms.

(3) Proposals for organising Shikar parties, giving rewards for killing wild animals, requisitioning the services of Police in case of large-scale damages, etc are under consideration, of Government

(4) Collectors are empowered to issue licences for muzzle-loading and breech-loading guns and rifles.

Shri A Raja Reddy · Does the Government propose to relax certain restrictions in the matter of getting guns in view of the changed conditions.

Dr. Chenna Reddy I might suggest that this question should be addressed to the hon Home Minister

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - کیا یہ صحیح ہیکہ اس سلسلہ میں عوام نے اپنی مشکلات کا اظہار اخبارات کے ذریعہ کیا تھا - لیکن اسکے باوجود حکومت نے کوئی انتظام نہیں کیا -

Dr Chenna Reddy In cases which have been brought to our notice, necessary action has been taken

شری عبدالرحمن - یہ جو کہا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں ایکشن لیا گیا ہے تو کیا آنریبل منسٹر بتاسکتے ہیں کہ کس کس ضلع میں ایکشن لیا گیا ہے ؟

Dr. Chenna Reddy I cannot say at this stage the different actions taken at different stages

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - کیا آنریبل منسٹر بتاسکتے ہیں کہ ابراہیم پٹن کے تحصیلدار صاحب اور ڈپٹی صاحب کے پاس ایک شکایت پیش کیگئی تھی کہ وائلڈ بیسٹس (Wild beasts) فصل خراب کر رہے ہیں اسکے باوجود ابھی مزل لوڈنگ گنس (Muzzle-loading guns) واپس نہیں دیگئیں -

Dr Chenna Reddy · I do not know where that representation was made and if the complaint is brought to my notice I will certainly look into it

شری عبدالرحمن - ابراہیم پٹن تعلقہ میں جو بندوقیں سپلائی کیگئی تھیں وہ دوبارہ کیوں واپس لے لی گئیں ؟

Dr. Chenna Reddy Nothing like that as yet

شری گوپڈی گنگا ریڈی (نرمل - عام) - اگر مہربانی کر کے آنریبل منسٹر ہندی میں جواب دیں تو مناسب ہوگا -

Dr Chenna Reddy It would facilitate my enquiring into it if specific cases are brought to my notice

شری اناجی راؤ (پربھنی) - پربھنی ضلع میں خاص طور پر جینتور تعلقہ میں سوروں کی وجہ سے فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے اسلئے وہاں کے لوگوں نے بندوقوں کے لئے درخواست دی تھی اسکا کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

Dr. Chenna Reddy : If this would have been brought to my notice earlier, I would have definitely looked into it.

شری لکشمی کونڈا (آصف آباد۔ عام) - فی الواقعی سوروں کی وجہ سے فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔ کیا اس بارے میں آنریبل منسٹر کچھ سوچ رہے ہیں ؟

Dr Chenna Reddy These details I have already submitted to the House Certainly, there are different cases in different parts of the State and necessary steps are being taken in facilitating the giving of guns by empowering the Collectors and also by arranging Shikar parties, etc

شری داجی شنکر راؤ (عادل آباد) - ہتیاروں کی سپلائی کا کیا طریقہ ہے؟ ہتیار کی سپلائی کن لوگوں کو کیجاتی ہے ؟ کیا اسکے لئے کوئی طریقہ معین کیا گیا ہے ؟

Dr Chenna Reddy It is at the discretion of the District Collectors who are authorised to do this

شری جے۔ رام ریڈی (نرساپور) - بندوق کے لئے تعلقدار صاحب سنگاریڈی کے پاس درخواستیں بیس کی گئیں - باوجود ایکسال ہونے کے اتنک بندوق سپلائی نہیں کیگئی۔ اس تاخیر کی کیا وجہ ہے ؟

Dr. Chenna Reddy I am sorry, I do not have any specific information about this But I assure the House that I will see to it that no delay is caused in such cases

Mr Speaker Let us proceed to the next question

ALL INDIA CONFERENCE OF SOCIAL SERVICE

* 86 *Shri A Raja Reddy* : Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

(*i*) Whether the Hyderabad Branch of the All India Conference of Social Service is a Government organisation ?

(*ii*) If not, why Government servants like Tahsildars are collecting monies from the ryots for the organization like Government demands ?

سوشیل سرویس منسٹر (شری شنکر دیو) یہ گورنمنٹ کا آرگنائزیشن نہیں ہے اس کا گورنمنٹ سے کوئی سمبندھ نہیں ہے - تحصیلداروں کو اس کے سمبندھ میں کوئی ادھیکار نہیں دیا گیا ہے -

شری وینکٹ رام راؤ- کیا یہ صحیح ہے کہ کریمنگر تعلقہ کی سوشیل سرویس کمیٹی (Social Service Committee) کے سکریٹری خود وہاں کے تحصیلدار صاحب ہیں ؟

شری شنکر دیو - اسکے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شریمتی شاہ جہاں بیگم (برگی) - کیا سوسیل سرویس میں گورنمنٹ سرویئنٹس بھی حصہ لے سکتے ہیں ؟

شری شنکر دیو - گورنمنٹ کی جانب سے کوئی ممانعت نہیں ہے -

شری سری پت راؤ (بیڑ) - کیا یہ صحیح ہے کہ سوسیل سروس کمیٹی کے ارکان افسروں کے ذریعہ چندے وصول کرتے ہیں ؟ . . . .

• شری عبدالرحمن - اور تحصیل تعلقداریوں کے ذریعہ بھی سوسیل سروس کیلئے زبردستی چندے وصول کئے جاتے ہیں ؟

شری شنکر دیو - زبردستی تو چندے وصول نہیں کئے جاتے -

شری لکشمی کونڈا - گورنمنٹ کی جانب سے کیا کوئی ایسے احکام دئے گئے ہیں کہ سرکاری ملازمین سوسیل کاموں میں حصہ نہ لیں ؟

شری شنکر دیو - سرکار کی طرف سے ایسے کوئی ممانعی احکام نہیں ہیں -

شری مادھو راؤ نیر لیکر - (ھنگولی - محفوظ) سوسیل سرویس کیلئے چندے وصول کرنے کی کیا گورنمنٹ کی جانب سے اجازت دیگئی ہے ؟

شری شنکر دیو - شخصی طور پر اگر کوئی چندے لے تو اسکے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے -

شری عبدالرحمن - جو چندے سوسیل سرویس کیلئے وصول کئے گئے ہیں وہ کیا کئے گئے ؟

شری شنکر دیو - اسکے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - سوسیل سرویس کے لئے چندے جمع کرنے میں کیا تحصیلدار صاحبین اپنی پوزیشن کا استعمال نہیں کر رہے ہیں ؟

شری شنکر دیو - یہ خبر غلط ہے -

شری اناجی راؤ - کیا آنریبل منسٹر کے پاس ایسی شکایتیں وصول ہوئی ہیں کہ چندوں کے نام سے رشوتیں بھی لیجاتی ہیں ؟

شری شنکر دیو - ایسی کوئی شکایت نہیں آئی -

شری گروا ریڈی (سدی پیٹھ) - اگر سرکاری ملازمین کو اسطرح چندے وصول کرنے کی اجازت دیجائے تو کیا وہ اپنے عہدہ K لحاظ استعمال نہ کرینگے ؟

شری شنکر دیو - قطعی نہیں کرسکے -

شری داجی شنکر راؤ - سوشیل کانفرس کے لئے جو رولس (Rules) بنائے گئے ہیں اسکے تحت ایک کتنی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ سوشل سرویس کا تعلق گورنمنٹ سے نہیں ہے اس لئے اسکے جواب کی ذمہداری گورنمنٹ پر نہیں ہے -

شری سری راملو - کیا آنریبل مسٹر جانتے ہیں کہ منتھنی کے ایک تحصلدار نے سات ہزار روپے سیٹریٹی کیلئے جمع کئے تھے لیکن وہ لاپتہ ہوگئے ہیں ؟

شری شنکر دیو - میں سمجھتا ہوں کہ اسکا کوئی سمبدھ (सबंध) اس سوال سے نہیں ہے -

Mr. Speaker : We shall proceed to the next question.

Rehabilitation Camps

* 91 *Shri G Hanumantha Rao* (Mulug) . Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

Whether and if so, how many persons died in the Rehabilitation camp in Warangal ?

شری شنکر دیو - ورنگل کے ساح سوا سڈلی کے کمپ میں کچھ لوگ مر گئے ہونگے -

شری کے - ایل نرسمہوا راؤ (یلندو - عام) - کیاسوسیل سرویس کمپ کے جو اراکین بیمار ہوگئے تھے ان کےلئے کچھ انتظام کیا گیا تھا ؟

شری شنکر دیو - پوری طرح سے کیا گیا تھا -

شری لکشمن کونڈا - کیا وہاں فی الواقعی کچھ لوگ مرے ہیں ؟

شری شنکر دیو - چھان بین کرنے سے معلوم ہوا کہ جتنے مرے ہیں ان سے زیادہ پیدا ہوگئے ہیں -

شری داجی شنکر راؤ - جتنے مرے ہیں کیا انکی تعداد آپ بتاسکتے ہیں ؟

شری شنکر دیو - اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شری اناجی راؤ - کیا چھان بین کرتے وقت برتھہ (Birth) کا حساب بھی رکھا گیا ہے ؟

شری شنکر دیو - جی ہاں -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے (اپاگوڑہ) - اس سلسلہ میں اخبارات میں خبر آئی تھی کہ ایم پیز (M Ps) اور ایم ایل ایز (M L As) نے وہاں جاکر دیکھا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق تقریباً دس ہزار آدمی مر گئے ہیں - حکومت کے ریکارڈ کی روسے کیا فیگرس (Figures) ہونگے ؟

شری شنکر دیو - اسکا کوئی آدھار نہیں ہے یہ بالکل بیس‌لس انفرمیشن (Baseless information) ہے -

شری داجی شنکر راؤ - آپ نے جو فیگرس دئے ہیں کیا وہی صحیح ہوسکتے ہیں اور دوسرے ممبرس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ؟

مسٹر اسپیکر - جو انفرمیشن آنریبل منسٹر کی جانب سے دیا جارہا ہے اس کو صحیح سمجھنا چاہئے - اس پر کوئسچنس (Questions) نہیں کئے جاسکتے -

شری عبدالرحمن - ایم پیز اور ایم ایل ایز کی تحقیقات میں جو مواد ظاہر کیا گیا ہے اگر وہ غلط ہے توکیا حکومت کی جانب سے اسکی تردید کیگئی ہے ؟ اور اگر کیگئی ہے توکب کیگئی اورکس اخبار کے ذریعہ کیگئی ہے ؟

شری شنکر دیو - اسی وقت کیگئی ہے جب کہ کوئسچن آیا تھا -

شری کے - یل - نرسمہوان راؤ - ایم پیز اور ایم ایل ایز کی جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی تھی کیا اس نے حیدرآباد میں رہکر رپورٹ دی یا وہاں جاکر انکوائیری (Enquiry) کر کے رپورٹ دی ؟

شری شنکر دیو - اسمبلی کیطرف سے ایسی کوئی کمیٹی مقرر نہیں کیگئی ہے -

شری لکشمن گوڈا - ان اموات کی کیا کوئی خاص وجہ تھی یا عام ؟

شری شنکر دیو - میں بتلاچکا ہوں کہ وہ نیچرل ڈیتھ (Natural death) مرے ہیں -

شری کشٹہ رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) - کتنے مرے ہیں کیا اسکے بارے میں آپکے پاس انفرمیشن ہے ؟

شری شنکر دیو - نہیں ہے -

شری کشٹہ رام ریڈی - میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ریہابلیٹیشن کیمپس (Rehabilitation Camps) میں آخر کتنی اموات واقع ہوئی ہیں ؟ آخر تعداد کیا ہے؟

شری شنکر دیو - ورنگل میں ایسے آٹھ کیمپس (Camps) ھیں - اگر کسی پرٹیکولر کیمپ (Particular camp) کے بارے میں آپ جاننا چاھتے ھیں تو اسکے لئے نوٹس دیجئے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ انفرمیشن چاھا جارھا ھے کہ ھر کیمپ میں کتنے آدمی مرے ھیں -

شری شنکر دیو - اسکے لئے نوٹس دیجائے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ ایک اھم سوال ھے اور اسکے متعلق اخبارات میں بھی اطلاع آچکی ھے لیکن اسکے بارے میں کیا آنکو معلومات نہیں ھیں ؟

چیف منسٹر (شری - بی رام کشن راؤ) - اگر اجازت ھوتو میں انٹروین (Intervene) کروں - اس سوال پر جس طرح بحث کیجارھی ھے وہ محض پروپگنڈہ کیلئے کی جارھی ھے جیسا کہ منسٹر فار سوشل سروس نے کہا ھے - میں اتھاریٹی کے ساتھ کہہ سکتا ھوں کہ ابتداءً میں جب کہ کیمپ قائم کیا گیا تھا بیس پچیس ڈیتھس (Deaths) کالرا (cholera) کیوجہ سے ھوئی تھیں اسکے ادھار پر ایک عمارت تعمیر کرنیکی کوشش کی جارھی ھے - اسکے سوا کوئی دوسری چیز نہیں - اگر کوئی پرٹیکولر (Particular) خبر ھوتی تو اسکے ڈیٹیلس (Details) بتائے جاتے - اس سلسلہ میں میں نے پریس کانفرس میں ڈیٹیلس بتائے ھیں اور اسکی تردید کی ھے - میں نے خود ان سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور کہے کہ ڈیتھس ھوئے ھیں مجھے بتلائیں - اس طرح بیسلس (Baseless) طریقہ پر حکومت کو بدنام کرنیکی کوشش کی جارھی ھے - میں معزز ارکان سے یہ خواھش کرتا ھوںکہ وہ اس طریقہ سے باز آئیں اور حکومت کی مدد کریں تو بہتر ھوگا -

شری لکشمن کونڈا - فی الوقت جو کوسچن پیش کیا گیا ھے اسمیں یہ صاف طور پر ھیکہ کتنے ڈیتھس ھوے ھیں - اس سلسلے میں کیا پرٹیکولرس (Particulars) حاصل نہیں کئے گئے ؟

شری شنکر دیو - ھر ایک کیمپ میں کتنے ڈیتھس ھوئے ھیں یہ ڈیٹیل طور پر معلوم کرنے کیلئے کافی ٹائم کی ضرورت ھے - اس وقت جنرل طور پر بتلا یا جاچکا ھے کہ برتھس (Births) زیادہ ھوئے ھیں -

شری کشٹہ رام ریڈی - اسکا مطلب یہ ھیکہ اب تک جتنی اموات ھوئی ھیں انکی فہرست آپکے پاس موجود نہیں ھے -

مسٹر اسپیکر - آنریبل منسٹر نے کہدیا ھیکہ انفرمیشن کلکٹ (Collect) کیا جارھا ھے -

شری شنکر دیو - سوال میں یہ نہیں بتایا گیا ہیکہ فلاں ڈیٹ سے فلاں ڈیٹ تک مواد کمزور ہے - سوال جنرل طور پر کیا گیا ہے اس لئے جواب بھی جنرل طور پر دیا گیا -

شری وی- ڈی- دیشپانڈے - سوال یہ تھا کہ کیسے لوگ مرے ہیں- یہ ایک پرٹیکولر کوسچن (Particular Question) ہے لیکن اسکے با وجود بھی تحت کے ڈپارٹمنٹ والوں نے آپکو مواد نہیں دیا - ہم جانتے ہیں کہ وہاں ایک ہزار ڈتھس (Deaths) ہوئے ہیں -

شری - بی- رام کشن راؤ - یہ الگیشن (Allegation) غلط ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ ڈتھس ہوئے ہیں - پرائما فیسی (Primafacie) جو بھی ہوگا بتلادیا جائیگا-

شری وی- ڈی دیشپانڈے-کیا یہ مناسب نہیں کہ اسکی تحقیقات ایم - ایل - ایز کی ایک کمیٹی بنائی جا کر کیجائے ؟

شری بی- رام کشن راؤ - کوئی ضرورت نہیں - اگر آنریبل ممبر چاہتے ہوں تو میرے ساتھ چلیں اور دکھائیں کہ کیا ڈفکٹس (Defects) ہیں - اس سے بڑھکر میں کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا -

شری جی - ہنمنت راؤ - میں نے جو کوسچن رکھا ہے وہ صاف ہے- الکشن کے زمانے میں مجھے ریہابلیٹیشن سنٹر (Rehabilitation centre) کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو میں نے وہاں دیکھا کہ ... ...

مسٹر اسپیکر-کوسچن آور (Question Hour) میں ڈسکشن نہیں کیا جانا چاہئے - آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ انفرمیشن کلکٹ (Collect) کیا جارہا ہے - انکے پاس پورا انفرمیشن کیوں نہیں آیا یہ علحدہ مسئلہ ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سوال پرڈسکس نہیں ہوسکتا -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اسٹیٹمنٹ کے ذریعہ یہ ثابت کردیں کہ ایک ہزار سے زیادہ ڈتھس ہوئے ہیں تو کیا آنریبل ممبر تحقیقاتی کمیٹی قائم کرینگے ؟

شری بی - رام کشن راؤ- یہ غلط ہے - جب حکومت یہ جانتی ہے کہ یہ بیسلس پروپگنڈہ (Baseless Propaganda) ہے تو پھر کمیٹی کے قیام کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

شری کاشی رام ریڈی- جب انفرمیشن ہی کلکٹ نہیں کیا گیا ہے تو پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ یہ الیگیشن (Allegation) بیسلس (Baseless) ہے؟

مسٹر اسپیکر - انفرمیشن کلکٹ (Collect) ہو رہا ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - انرمیسس کلکٹرس کے پاس موجود ہے - یہ نہیں کہ ہمارے پاس کوئی انرمیشن ہی نہیں ہے -

شری پنی ریڈی (ابراهیم پٹن - عام) - چیف منسٹر کس بسس (Basis) پر کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط ہے "

شری بی - رام کشن راؤ - میں ورنگل سے . . . .

Mr Speaker I would like to close the Question Hour

شری جی - هممت راؤ - میرا ایک سلیمنٹری کوسچن رہ گیا ہے - سوسیل سروس منسٹر صاحب کے پاس کوئی ایسی تعداد نہیں ہے یہ ماننے کیلئے ہم تیار نہیں - ہم مانتے ہیں کہ گورنمنٹ کے پاس تعداد موجود ہے مگر وہ ظاہر کرنا نہیں چاهتی کیونکہ اس سے انکا ہانڈا پھوٹ جائیگا - وهاں تین سال کا بچہ بھی زندہ نہیں ہے - گورنمنٹ یہ کہتی ہیکہ اپوریشن اس واقعہ کو پروپگنڈہ کی بیس سے یوز (use) کرتی ہے - مگر یہ خیال غلط ہے - اسکے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جانا ضروری ہے . . . .

مسٹر اسپیکر - یہ مسئلہ بعد میں آسکے گا -

شری وی - ڈی-دیشپانڈے - میں یہ عرض کرنا چاهتا ہوں کہ جب کوسچن آور کے دوران میں ایسے سوالات آئیں جن پر ڈسکشن ضروری ہو توکیاہم یہ امید کرسکتے ہیں کہ ایسے سوالات پر ڈسکشن کیلئے ۱-۲ گھنٹہ کا وقت رکھا جاسکے گا ؟

مسٹر اسپیکر - میں نے اس سلسلے میں نئے رولس (Rules) بنائے ہیں جو ایک ہفتہ کے اندر اندر شائع کردئے جائینگے - ان رولس کے لحاظ سے ہفتہ میں ایک دن خاص ڈسکشن کیلئے رکھا جائیگا - اس وقت ایسے مسائل آسکینگے -

ایک آنریبل ممبر - پولیس ایکشن کے بعد کئی ہزار لوگ بے گھر ہوچکے ہیں .

مسٹر اسپیکر - میں نے اس مسئلہ کو ختم کردیا ہے -

Unstarred Questions and Answers

HYDERABAD CO-OPERATIVE COMMERCIAL CORPORATION

71. *Shri L R. Ganeriwal* (Ramayanpeth) : Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state :—

(1) What were the assets and liabilities of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd., when it was taken over by the Supply Department ?

(2) What provisions have been made for safeguarding the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd.?

Dr. Chenna Reddy (1) The assets taken over by the Civil Supplies Department from the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation comprise of grains, godowns, office registers, records, lorries accessories, etc, etc., and amounts receivable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation

The liabilities comprise of amounts payable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation The accounts as on the date of taking over are under preparation

(2) The Government of Hyderabad having taken over the assets of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation has accepted to meet the liabilities of this organisation thereby ensuring the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation.

Discussion on the Non-official Resolution No. I.

مسٹر اسپیکر - اب اسکے بعد رزولیوشنس (Resolutions) پیش هونگے - آج کے ایجنڈے میں پہلا رزولوشن آنریبل ممبر سری دیسپانڈے کا ھے جسے وہ آپکے سامنے پیش کرینگے -

Shri V D Deshpande I beg to move the following resolution namely

This assembly recommends to the Government that immediate legislation and other steps be taken up in the matter of —

(*a*) Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the fields

(*b*) One month's leave with pay

(*c*) Linking up of Dearness allowance with the cost of Living Index Number.

(*d*) Providing of Bonus Fund compulsorily out of profits

(*e*) Other social security measures like old age pension, security of service, etc.

(*f*) Compulsory recognition of Unions by the employers, and

(*g*) Provision to meet unemployment through allowances and other measures.

Mr Speaker : The resolution is moved.

*شری وی۔ ڈی دیشپانڈے۔ میں نے ہاؤس کے سامنے جو قرارداد پیش کی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ کارخانوں اور کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کیلئے ضروری قوانین بنائے جائیں۔ آج کے حالات میں انکے لئے جو چیزیں ضروری ہیں انہیں عمل میں لایا جائے۔ اس رزولیوشن میں میں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ

"Immediate legislation and other steps be taken up in the matter of"

جہاں قوانین کی ضرورت ہے وہاں قوانین بنائے جائیں اور جہاں ضرورت ہو دوسری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس سلسلہ میں میں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ مزدوروں کا سوال سنٹر (Centre) کے تحت آتا ہے اور اسٹیٹس (States) کو بھی اس سلسلہ میں حق ہے کہ وہ قوانین بنائیں۔ کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list) میں بتایا گیا ہے کہ حسب ذیل چیزوں میں اسٹیٹ لیجسلیچر بھی قوانین بناسکتا ہے۔

"Social Security and social insurance, employment and unemployment

Welfare of labour including conditions of work, provident funds, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit"

"Vocational and technical training of labour in factories and collieries."

And in the State List there is a provision for

"Relief of the disabled and unemployed"

اس سلسلہ میں حیدرآباد لیجسلیچر کو حق ہے کہ وہ ضروری قوانین بنائے۔ اس وجہ سے یہاں کی حکومت کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بنیادی طور پر دستور ہند میں جو پراویژنس (Provisions) موجود ہیں وہ مختصر طور پر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ دستور کے دفعات ۳۹-۴۱-۴۲-۴۳ اور ۴۳ میں مزدوروں کے تعلق سے یہ چیزیں رکھی گئی ہیں کہ . . . . .

In Directive Principles of State Policy

Art 39 "The State shall, in particular, direct its policy towards securing —

(*a*) that the citizens, men and women equally, have the right to an adequate means of livelihood,

(*b*) that the ownership and control of the material resources of the community are so distributed as best to subserve the common good;

(*c*) that the operation of the economic system does not result in the concentration of wealth and means of production to the common detriment,

---

*Confirmation not received.

(*d*) that there is equal pay for equal work for both men and women ,

(*e*) that the health and strength of workers, men and women, and the tender age of children are not abused and that citizens are not forced by economic necessity to enter avocations unsuited to their age or strength ,

(*f*) that childhood and youth are protected against exploitation and against moral and material abandonment "

یہ آرٹیکل ۳۹ کے تحت براویژن (Provision) رکھا گیا ہے دفعہ ۴۱ میں کہا گیا ہے کہ

Art 41 The State shall, within the limits of its economic capacity and development, make effective provision for securing the right to work, to education and to public assistance in cases of unemployment, old age, sickness and disablement, and in other cases of underserved want

آرٹیکل ۴۲ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 42 The State shall make provision for securing just and humane conditions of work and for maternity relief

آرٹیکل ۴۳ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 43 The State shall endeavour to secure, by suitable legislation or economic organisation or in any other way, to all workers, agricultural, industrial or other-wise, work, a living wage, conditions of work ensuring a decent standard of life and full enjoyment of leisure and social and cultural opportunities and, in particular, the State shall endeavour to promote cottage industries on an individual or co-operative basis in rural areas

دستور کے جو دفعات میں نے آپ کے سامنے بتلائے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ دستور کا یہ منشاء ہے کہ ملک کے اندر بیروزگاری نہ ہو۔ ہر ایک کو روزگار مہیا کرنیکی حکومت جلد سے جلد کوشش کرے۔ اسکے ساتھ ساتھ دستور کا یہ بھی مقصد ہے کہ ہر شخص کو جو ضروری روزگار ملنا چاہئے اس کا موقعہ فراہم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت ضروری قوانین نافذ کرے۔ بوڑھوں کے لئے انکی خدمت کے معاوضہ میں پنشن کا انتظام کرے بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام کرے۔ رہنے کیلئے گھروں کا انتظام کرے۔ اس سلسلے میں حکومت یہ دیکھے کہ کسی کو تکلیف ہو۔ ملک کی دولت خاص طبقوں میں زیادہ مقدار میں جمع نہ ہوتی جائے۔ اس طرح دستور ہند کا یہ مقصد ہے کہ ملک کے اندر ہر آدمی کو روزگار ملے۔

یہ بھی مقصود ہے کہ ہر شخص کو روزگار فراہم ہو - ہر آدمی کو کام ملے ذرائع معیشت مہیا کریں - جب اس طرح سے دستور کے تحت یہ چیزیں صاف صاف ظاہر کردیگئی ہیں تو ہمارا بھی یہ فرض ہوجاتا ہے کہ ہم بھی اس سلسلہ میں جلد از جلد اس کو منسٹر کے سامنے پیش کریں تاکہ بچوں کی تعلیم کا انتظام ہوسکے- گھروں کا انتظام ہوسکے اور ایسے اسباب مہیا ہوں جنکی وجہ سے دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہوجائے بلکہ دولت کی تقسیم منصفانہ ہو - اس سلسلہ میں جو رزولیوشن اب ہاوس کے سامنے رکھا گیا ہے اس پر غور کیا جائے تو مناسب ہے -

اس سلسلہ میں حکومت حیدرآباد کی طرف سے ایک کمیٹی قائم کیگئی تھی جسکے صدر مسٹر رنگیے تھے کمیٹی نے تحقیقات کرنے کے بعد یہ خیال ظاہر کیا کہ بیسک ویجز (Basic Wages) کا سوال چار طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے -

۱ - ان ایکٹ منٹ - Enactment

۲ - آربٹریشن کورٹ - Arbitration Court

۳ - جنرل ویجس بورڈس - General Wages Boards

۴ - اسپیشل ٹریڈ بورڈ - Special Trade Board

ان چار طریقوں کے ذریعہ سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کیجاسکتی ہے - اتنا مواد فراہم کرنے کے بعد انہوں نے سفارش کی ہے کہ حیدرآباد ریاست کیلئے بنیادی اجرت ۲۶ روپیہ اور مہنگائی بھتہ ۲۴ روپیہ مقرر کیا جائے - حیدرآباد کی حکومت نے ۲۶ روپیہ بنیادی اجرت گورنمنٹ کے کارخانوں کے مزدوروں کیلئے تو مان لیا ہے لیکن جو خانگی کارخانے والے مزدور ہیں انکے لئے ابھی کوئی بنیادی اجرت مقرر نہیں کیگئی ہے - چونکہ میں مزدوروں کے ساتھ کام کرتا ہوں اسلئے مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ اس قانون کے نہ ہونے کی وجہ سے لیبر آفیسرس کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ وہ خانگی کارخانہداروں پر کوئی پریشر (Pressure) نہیں ڈال سکتے کہ وہ بنیادی اجرتیں دینے کیلئے رضامند ہوجائیں - ناندیڑ میں لیبر آفیسر نے فیاکٹری کے مالکوں کی ایک کانفرنس بلائی تھی - اس کانفرنس میں جیننگ فیاکٹری کے مالک ایک پارسی صاحب تھے جنکا نام مجھے اسوقت یاد نہیں ہے - انہوں نے سوال اٹھایا کہ کمیٹی کی یہ رپورٹ ایک ریکمنڈیٹری (Recommendatory) نوعیت رکھتی ہے - چاہیں تو اسکو ہم مان سکتے ہیں اور نہ چاہیں توکچھ بھی نہیں - جبکہ حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی اور مواد فراہم کر لیا ہے تو یقیناً بنیادی اجرت ۲۶ روپئے مقرر ہونی چاہئے- اسلئے ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے کہ مالک کارخانہ بنیادی اجرت کو قبول کرلے - یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مالک یہ کہتے ہیں کہ ہم اتنی اجرت نہیں دیسکتے - بار بار کارخانے کے مالکوں کے سامنے یہ سوال آتا ہے

لیکن کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ جب یہ لوگ بازار جا کر کپاس خریدتے ہیں تو اسوقت جو بھاؤ انہیں بتایا جاتا ہے اسکو قبول نہ کر کے بغیر خریدے واپس آجاتے ہیں اور اپنا کارخانہ بند کردیتے ہیں ؟ جب اس معاملہ میں ایسا نہیں کرتے تو پھر مزدوروں کے معاملہ میں انہیں کیوں اصرار رہتا ہے ؟ انہیں اس معاملہ میں بھی کپاس کے بھاؤ کی طرح مزدوروں کے مطالبات کو قبول کرنا چاہئیے ۔ کم از کم انکے مطالبات کو اس حد تک تو قبول کرنا چاہئیے کہ ان بیچاروں کو زندگی کیلئے جو چیزیں ضروری ہیں انکے حاصل کرنے کیلئے آسانی ہوجائے ۔ ہمیں ایک ایسا نظام قائم کرنا چاہئیے جسمیں ہر آدمی کیلئے روزگار کا انتظام کیا جاسکے تب ہی ہم اسکو ایک ولفیر اسٹیٹ (Welfare State) کہہ سکینگے ۔ بنیادی اجرت کو اگر حکومت لازمی قرار دے تو کارخانے کے مالکوں کو یہ کہنے کا موقع نہ رہیگا کہ ہم اتنی اجرت نہیں دے سکتے جسطرح راسٹیریل (Raw Material) کی جو بھی قیمت قرار پائے کارخانے کے مالک اسے دینے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں اسیطرح مزدوروں کی بنیادی اجرتیں دینے کیلئے بھی انہیں تیار ہونا چاہئیے ورنہ انہیں کارخانے کے چلانے کا حق نہیں رہیگا ۔ میں اسکو مانتا ہوں کہ انڈسٹریلسٹس (Industrialists) کو بیرونی مال کے کاسٹیس کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے لیکن انہیں اس نقصان کی پابجائی مزدوروں کی اجرتوں سے نہیں کرنی چاہئیے ۔ اگر انڈسٹریلسٹس کو کچھ نقصان ہو رہا ہو تو حکومت کا فرض ہے کہ انکی مدد کرے لیکن ساتھ ہی حکومت کو چاہئیے کہ وہ کارخانوں کے مالکوں کو ان سادی چیزوں کے مان لینے کیلئے مجبور کرے ۔ کمیٹی کی سفارشات کے تحت ۲۶ روپیہ بیسک ویج (Basic Wage) کافی نہیں ہے ۔ انڈکس نمبر (۱۶۰) (Index number) کے تحت بنیادی اجرت ۴۲ روپیہ دیجانی چاہئیے لیکن چونکہ کمیٹی نے یہ محسوس کیا کہ مالکان کارخانہ جات اتنی اجرت نہیں دیسکتے اسلئے اس نے ۲۶ روپیہ پگار (पगार) دینے کی سفارش کی ۔ غور طلب یہ ہے کہ کارخانہ دار لاکھوں روپیہ منافع کمانے کے باوجود مزدوروں کو بنیادی اجرت دینے کےلئے تیار نہیں ہیں ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں حکومت کو چاہئیے کہ ضروری قانون بنائے ۔ جب میں نے میونسپل ورکرس (Municipal Workers) کا سوال عہدہ داروں اور منسٹر کے سامنے رکھا تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ہاں اتنے فنڈس نہیں ہیں کہ ۲۶ روپیہ پگار دے سکیں بعض وقت تو گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ میونسپلٹی گورنمنٹ کا جزو نہیں ہے لیکن جب اسکے بجٹ کا مسئلہ آتا ہے تو حکومت کہتی ہے کہ وہ ہماری منظوری سے تیار ہوگا ۔ آپکو احساس ہونا چاہئیے کہ وہاں غریب مزدور کام کرتے ہیں ۔ غریب مزدوروں کے لئے آپ کے پاس فنڈ نہیں ہے تو آپکو فنڈس مہیا کرنے چاہئیں ۔ جو اصول قائم ہو اسکے مماثل میونسپل ورکرس کو بھی پگار ملنا چاہئیے ۔ حکومت کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ میونسپالٹی گورنمنٹ کنسرن (Government concern) نہیں ہے اسلئے یہ لاگو نہیں ہوتا ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کنسرن ہے اس لئے

ہیں - ۲۰ روپیہ بنیادی اجرت دینی چاہئیے اور اسکے لئے ضروری فنڈس حکومت کو فراہم کرنے چاہئیں - اگر ضرورت ہو تو گریڈیڈ ٹیکزیشن (Graded Taxation) بڑے طبقہ پر عائد کیا جاسکتا ہے - آپکے حافظہ کو تازہ کرنے کیلئے میں دستور ہند کی دفعات کو پڑھ دینا چاہتا ہوں - دستور ہند میں کہا گیا ہے کہ بنیادی اجرت دینے کیلئے جو کچھ کارروائی ضروری ہو کرنی چاہئیے - ملک میں مالدار بھی ہیں اور غربت بھی ہیں- حکومت اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھائے تا کہ میونسپل ورکرس (Municipal Workers) اور دوسرے گروپوں مزدوروں کو بنیادی اجرت کے دینے کا انتظام ہوسکے- جس طرح ہمارے فنڈامنٹل سوک رائیٹس (Fundamental Civic rights) ہیں اسی طرح یہ بھی ہمارے رائیٹس (Rights) ہیں - لیکن اگر ہم زندہ نہیں رہ سکے تو کوئی کام بھی نہیں کرسکتے - اس بارے میں حکومت زیادہ سے زیادہ توجہ دے تو ٹھیک ہوگا - دوسری چیز جو میں آپکے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ فکٹری لیبررس (Factory Labourers) کے ساتھ ساتھ کھیت مزدوروں کا مسئلہ ہے جن کے لئے بیسک وجس (Basic Wages) مقرر کرنے کی ضرورت ہے - اس سلسلہ میں منیمم وجس ایکٹ (Minimum Wages Act) سنہ ۱۹۴۸ع میں نافذ کیا گیا - فیر وجس بل (Fair Wages Bill) پیش کیا گیا جو انڈر کنسیڈریشن (Under Consideration) ہے - لیبررس کے لئے فیر وجس قائم کرنے کے سلسلہ میں یہ جو بل پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک بڑا ٹاسک ہے - جیسا کہ مجھے معلوم ہے اس میں یہ کہا گیا ہے -

"Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the fields"

اس میں اگریکلچرل لیبر (Agricultural Labour) کے لئے ڈسمبر سنہ ۵۳ع تک منیمم ویجس قائم کرنے کے لئے کہا گیا ہے - ہمارے اسٹیٹ کے جو اگریکلچرل لیبررس ہیں ان کے حالات کا مطالعہ کر کے ان کیلئے کیا اجرت رکھی جائے یہ طے کرنا ہمارا کام ہوگا - اس سلسلہ میں حکومت کو فوری ضروری تدابیر اختیار کرنا چاہئیے اور اس سلسلہ میں حکومت کو جلد از جلد قدم اٹھانا چاہئیے - گنگا پور تعلقہ میں بہت کم معاوضہ پر کھیت مزدور دن بھر کام کرتے ہیں لیکن اسکے دوسرے طرف بمبئی اسٹیٹ کے علاقہ میں مزدور کو روزانہ دو ڈھائی روپیہ ملتے ہیں - چونکہ گنگا پور میں زمینداروں اور ساہوکاروں کی مونا پلی (Monopoly) ہے اسلئے وہاں روزانہ سوا روپیہ پر ان مزدوروں کو کام کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے - صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان مزدوروں کو قرضہ بھی دیا جاتا ہے اور اس قرضہ کے تحت ان مزدوروں کو ۲-۳ سال تک کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے - آپ کہتے ہیں کہ قرضہ کیوں حاصل کرتے ہیں - مگر ہمیں دیکھنا چاہئیے کہ ان کی بھی تو ضروریات ہیں - بیماری - بچوں کی شادی وغیرہ کے سلسلہ میں وہ لوگ قرضہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں - اس کا سلسلہ سالہا سال جاری رہتا ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ ان کھیت مزدوروں کے مسائل کو لیجسلیشن (Legislation)

کے دریعہ حل کیا جائے اور ان کے لئے اجرت مقرر کی جائے ۔ کارخانہ کے مزدوروں سے زیادہ کھیت کے مزدور اسکے مستحق ھیں ۔ ان کے لئے زمین بھی مہیا کرنی چاھئے ۔ زمین کے مہیا کرنے کی اسکیم پر غور کرنا اور انکے لئے بنیادی اجرت کم از کم ۲۶ روپیہ مقرر کرنی چاھئے اور مہنگائی بھتہ ۳۲ روپیہ ھونا چاھئے ۔ ایک آرڈر کے دریعہ ان کی بنیادی اجریں طے کردینی چاھئیں ۔ میں سمجھتا ھوں کہ یہ ایک اچھا قدم ھوگا ۔ دوسری چیزوں کی بہ نسبت یہ زیادہ اھم اور بنیادی مسئلہ ھے ۔ حکومت کو جلد از جلد ریگے کمیٹی (Rege Committee) کی سفارشات کو لاگو کرنا چاھئے ۔ صرف بنیادی اجرت کا سوال ھی نہیں بلکہ اسکے ساتھ ساتھ جیسا کہ دستور ھند میں لکھا گیا ھے انکو ٹھیک طریقہ سے زندگی بسر کرنے کے لئے ایسا بگار مقرر کرنا چاھئے جو ان کے لئے پیٹ بھر روٹی مہیا کرسکا ضامن ھو ۔ چنانچہ ایسے بیسک (Basic) اور میمم ویجز (Minimum Wages) مقرر کرنے چاھئیں جن سے ان کی زندگی آرام سے بسر ھوسکے ۔ یہ ایک ضروری قدم ھے جو حکومت کو فوری اٹھانا چاھئے ۔

دوسری چیز جو میں یہاں رکھہ رھا ھوں وہ " ون منتھس لیو وتھہ پے " (One month's leave with pay) ھے ۔ اسمبلی کے اندر ھم ۳-۴ گھنٹے کام کرتے ھیں اور دوسرے آفیسر ۶ گھنٹہ کام کرتے ھیں ۔ دوسرے افسروں کو رخصت وغیرہ کی سہولتیں حاصل ھیں مثلاً بیماری کی رخصت، کیاژول لیو (Casual leave) اور دوسرے اقسام کی لیو (Leave) ان کو ملسکتی ھے ۔ لیکن مزدور کارخانہ کے اندر صبح سے شام تک کام کرتا ھے خون پسینہ ایک کرتا ھے اور ملک کی دولت پیدا کرتا ھے اس کے لئے ھم اگر اس چیز کی ضرورت کو محسوس نہ کریں تو افسوس ھے ۔ ان کو بھی تو آخر ریسٹ (Rest) کی ضرورت ھوگی ۔ کچھ آرام کی ضرورت ھوگی اس کا خیال نہیں کیا جاتا ۔ مزدور تحریک سے میرا تعلق پچھلے ۱۰ سال سے ھے ۔ جب بھی میں کارخانہ داروں سے ملتا ھوں تو وہ شکایت کرتے ھیں کہ مزدور زیادہ کام نہیں کرتے ۔ امریکہ اور انگلینڈ کے اندر مزدور زیادہ کام کرتے ھیں ۔ لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ یہاں کے مزدور کے بارے میں کیا کوئی ایک ڈاکٹر کی طرح یہ بھی غور کرتا ھے کہ ان کو جو غذا دیجاتی ھے اور ان کے رھنے سہنے کا جو انتظام ھے کیا وہ اس قابل ھے کہ ان کی ایفیشینسی (Efficiency) کو بڑھاسکے؟ کیا آدھا پیٹ کھا کر ایفیشینسی برقرار رکھی جاسکتی ھے ؟ ممکن ھے کوئی ایڈیلسٹ (Idealist) آدھا پیٹ کھا کر اپنا کام کرسکے لیکن وہ بھی زیادہ دن نہیں کرسکتا ۔ اول مزدوروں کو تو صبح سے شام تک کام کرنا پڑتا ھے ۔ بعض کو تو راتوں میں بھی کام کرنا پڑتا ھے ۔ انکے آرام کا کوئی انتظام نہیں ۔ اگر وہ اپنی زندگی کی ضروریات کے سلسلے میں کسی دن کارخانہ نہ جائیں تو غیرحاضری پڑتی ھے انہیں اپنی زندگی کی ضروریات کی تکمیل کے لئے موقع دیا جانا چاھئے ۔ آپ انکے لئے جو قوانین بناتے ھیں وہ بھی ایسے ھی ھیں جیسے کہ اگر کسی بیل کو زور سے پیٹا جائے تو وہ بھی زور سے دوڑتا ھے ۔ مزدور کو رخصت مع بگار کا لالچ دیا جاتا ھے تاکہ وہ اس

لالچ میں زیادہ دن کام کرے ۔ حالیہ قانون میں ۱۰ دن کی رخصت معہ تنخواہ رکھی گئی ہے ۔ مگر اسکی پہلی شرط یہ ہے کہ کوئی مزدور آٹھ دن سے زیادہ گھر پر نہ رہے ۔ مزدور صبح سے شام تک کام کرتا رہتا ہے ۔ اسے اپنے رہنے سہنے کا انتظام کرنا پڑتا ہے اور بیمار ہونیکی صورت میں ڈاکٹر سے علاج کروانے کیلئے بھی پیسے نہیں ہوتے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی ان ضروریات کی تکمیل کے لئے اگر ۸ دن بلا اجازت گھر پر رہجائے تو اسے ۱۰ دن کی رخصت مع تنخواہ کا بھی مستحق کیوں نہیں سمجھا جاتا ؟ حالیہ فیکٹری ایکٹ میں یہ ۱۰ دن کی جو ترمیم آئی ہے اس سے پہلے کے قانون میں ۱۰ دن رکھے گئے تھے اور یہ دس دن ہی اچھے تھے ۔ آنریبل ممبرس آف دی اسمبلی کے سامنے اس وضاحت کی اس لئے ضرورت ہے کہ وہ ممکن ہے اس سے واقف نہوں کہ کارخانوں میں مزدورکو فی سال ۳۰۴ دن یا ۳۰۶ دن کام کرنا پڑتا ہے ۔ پہلے قانون کے تحت کوئی مزدور ۲۳۰ دن پورا کام کرے تو اسکو ۱۰ دن کی رخصت معہ تنخواہ کے مل سکتی تھی ۔ جدید قانون میں دس دن کے بجائے ۱۰ دن کئے گئے ہیں لیکن اسکے باوجود شرط اتنی کڑی رکھی گئی ہے کہ کوئی مزدور ۵۲ یا ۵۳ دن سے زیادہ غیرحاضر نہیں رہ سکتا ۔ آپ ہی بتلائیے کہ ہم اچھے حالات میں رہنے والے لوگ بھی سال بھر میں کافی رخصت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو کیا اس مزدورکو سال میں ۵۲ دن سے زیادہ رخصت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی ؟ کیا کبھی آٹھ دس دن گھر پر بغیر اجازت کے رہنا نہیں پڑتا ؟ کارخانے کے مزدوروں کو کبھی ایسی ضرورت ہو ہی جاتی ہے ۔ کبھی کسی کا بھائی مرجاتا ہے ۔ کسی کا باپ مرجاتا ہے ۔ کسی کی ماں مرجاتی ہے ۔ وہ گھر چلاجاتا ہے ۔ ایسی صورت میں بغیر اجازت گھر جانیکی شکایت ہوتی ہے ۔ اور آٹھ دن سے زیادہ ہوجانیکی صورت میں اسکی ۱۰ دن کی رخصت کا حق بھی ختم ہوجاتا ہے ۔ پہلے قانون میں یہ نہیں تھا ۔ پہلے قانون میں یہ تھا کہ سال میں ۲۳۰ دن حاضر رہے تو چاہے وہ اجازت حاصل کرے یا نہ کرے وہ رخصت کا مستحق ہوجاتا تھا ۔ موجودہ قانون کے تحت وہ اجازت کے ساتھ ۵۲ دن غیرحاضر رہ سکتا ہے اور اسمیں بغیر اجازت کے ۸ دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا ۔ میں عثمان شاہی ملز کا صدر ہوں ۔ میں نے دیکھا ہے کہ . . . .

مسٹر اسپیکر ۔ عثمان شاہی ملز کے صدر یا . . . .

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ معاف کیجئے میرا مطلب یہ تھا کہ میں عثمان شاہی ملز ورکرس یونین (Osmanshahi Mills Workers' Union) کا صدر ہوں ۔ میں نے مزدوروں سے معلوم کیا ہے ۔ مزدور یہ کہتے ہیں کہ ۱۰ دن کی رخصت ہونی چاہئے لیکن اس شرط کے ساتھ ۱۰ دن بھی ٹھیک نہیں ۔ یہ ۱۰ دن تو ہیں مگر ایسے کہ "گھی دیکھا پڑکا نہیں دیکھا" معلوم تو ہوتا ہے کہ ۱۰ دن مل رہے ہیں ۔ مزدور یہ دیکھ رہے ہیں کہ پہلے کم از کم ۱۰ دن تو ملسکتے تھے ۔ میں یہ تفصیلات آپ کے سامنے اور آنریبل لیبر منسٹر کے سامنے اس وجہ سے رکھ رہا ہوں کہ آپ کو یہ معلوم ہو کہ کارخانہ کے مزدور کیا دقتیں محسوس کر رہے ہیں ۔ یہ کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list)

میں ہے اور فیکٹریز ایکٹ (Factories' Act) بھی کنکرنٹ لسٹ کے تحت آتا ہے - حیدرآباد کا لیجسلیچر اسکا مجاز ہے کہ وہ ترمیم کرے اور اگر نہیں کرسکتا اور سمیر قانونی یہ مشورہ دیدے کہ یہ ہمارے ہاتھ میں نہیں تو وہ اس مسئلہ کو آگے ریپرزنٹ (Represent) کرے - ہم چاہتے ہیں کہ جو کوئی مزدور ۱۰ یا ۲ دن کام کرتا ہے اسکو ایک دن کی رضا بگار کے ساتھ دی جانی چاہئیے - اگر یہ نہ ہو تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ عملاً مزدوروں کو مع بگار کے رخصت نہیں ملسکے گی اور اس طرح کے قاعدوں سے کوئی فائدہ نہوگا - جو شرط رکھی گئی ہے اسکو لچکدار بنایا جائے تاکہ مزدوروں کے لئے کافی گنجائش رہے - اس سلسلے میں بمبئی میں مل اونرز اسوسی ایشن (Millowners' Association) اور مزدوروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا - اگر کارخانہ دار اچھی سہولتیں دیتے ہیں تو قانون کو رکاوٹ نہیں بنایا جانا چاہئیے - یہاں بھی لیبر منسٹر کو چاہئیے کہ وہ کارخانہ داروں کو تیار کریں - ۸ دن کی بجائے ۲۲ یا ۲۰ دن کی غیر حاضری کی صورت میں بھی رخصت مل سکے ایسا معاہدہ ہونا چاہئیے - نندا صاحب جب بمبئی میں منسٹر تھے تو انہوں نے سنہ ۱۹۴۸ع میں مل اونرز سے یہ معاہدہ کرایا تھا - یہی اقدام یہاں بھی ہونا چاہئیے تاکہ مزدوروں کو رخصت مل سکے - یہ پہلی چیز تھی جو میں عرض کرنا چاہتا تھا -

دوسری چیز یہ ہے کہ ۱۰ دن کی رخصت کافی نہیں - ایک مہینے کی رخصت مع بگار ہونا چاہئیے - آپ چاہتے ہیں کہ ملک کی پیداوار بڑھے ملک کی دولت میں اضافہ ہو ہم بھی یہی چاہتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارا مزدور بھی ایسا ہی پیدا کرے جتنا کہ امریکہ کا مزدور پیدا کرتا ہے - مگر اس کے لئے ویسے حالات پیدا کرنا ضروری ہے - مزدوروں کو اتنی فرصت اور اتنا آرام دیجئے کہ وہ تازہ توانا بن سکیں - افسوس ہے کہ ہمارے پاس اس کا کوئی انتظام نہیں ہے - ایسٹرن (Eastern) یورپ کے علاقوں میں بڑے بڑے راجاؤں مہا راجاؤں کے محلوں کو سینیٹوریمس (Sanatoriums) میں تبدیل کیا گیا ہے اور مزدور وہاں معہ تنگار رخصت پر بھجوائے جاتے ہیں - ان مقامات پر مزدور تفریح کرکے اپنی طاقت بڑھا کر واپس آتے ہیں اور اپنی بڑھی ہوئی طاقت سے زیادہ افشنسی (Efficiency) کے ساتھ کام کرتے ہیں - یہ طریقہ ہمارے لئے بھی ضروری ہے - بمبئی گورنمنٹ نے مدرسوں کی حدتک یہ انتظام کیا ہے کہ انہیں لوناوڑا اور مہابلیشور جیسے مقامات پر بھیجتی ہے تاکہ وہ اپنے دماغ کو ٹھیک کرکے بچوں کو پڑھا سکیں لیکن جس طرح دماغ کو آرام کی ضرورت ہے اسی طرح جسم کے لئے بھی آرام ضروری ہے - اسی طرح کارخانہ کے مزدوروں کو ایک مہینے کی رضا مع بگار دیں تو اس سے پروڈکشن (Production) میں کمی تو ہوگی - انکے دماغ اور جسم کو تازگی پہنچنے اور انکی طاقت بڑھنے سے وہ اور زیادہ پروڈکشن کرسکینگے - اسلئے ایسے قاعدے ہونے چاہئیں کہ مزدور پندرہ دن کی رضا سے استفادہ کرسکیں - اس سوال پر اس لحاظ سے بھی غور کیا

جائے کہ باقی گورنمنٹ سرونٹس کے لئے آپ کیا سہولتیں دیتے ھیں - وہ تو روزانہ چھ گھنٹے کام کرتے ھیں لیکن مزدوروں کو آٹھ گھنٹے کام کرنا پڑتا ھے - ان کے لئے رضا کا مناسب انتظام ضروری ھے -

دوسری چیز مہنگائی بھتہ ھے - اسکے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ اس سلسلے میں ریگے کمیٹی نے جو تحقیقات کی ھیں اس میں بتایا گیا ھے کہ ریاست حیدرآباد میں ڈیرنس الونس (Dearness Allowance) کم از کم ۲۶ روپیہ ہونا چاہئے شہر حیدرآباد میں ۲۶ اور دیہات میں ۲۳ - یہاں ڈیرنس الونس مختلف مقامات پر مختلف طریقوں سے دیا جاتا ھے اس سلسلہ میں کوئی بنیادی کام نہیں کیا گیا ھے جسکی رو سے اسکو یکساں بنایا جاسکے - جیسے جیسے مہنگائی بڑھتی ھے اسی لحاظ سے مہنگائی بھتہ بھی بڑھنا چاہئے - ریگے کمیٹی نے بھی اپنی رپورٹ میں یہ بتایا ھے کہ مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی بھتہ بھی بڑھانا ضروری ھے کیونکہ موجودہ صورت یہ ھے کہ آپ کے ۱۰ روپیہ ۱۰ سال پہلے کے ۲۵ روپیوں کے برابر ھیں - اس لحاظ سے اگر آپ کسی کو (۱۰۰) روپیہ دئے جاتے ھوں تو ریئل ویجس (Real Wages) کے لحاظ سے وہ ۲۵ روپیہ ھی سمجھے جائینگے - حقیقت یہ ھے کہ مہنگائی بڑھتی جا رہی ھے اور خاص کر مزدور اس مہنگائی سے متاثر ہو رہے ھیں - اب انہیں جو ویجس دئے جا رہے ھیں وہ ریئل ویجس کے اعتبار سے بہت کم ھیں - جیسے جیسے مہنگائی بڑھتی ھے اسی لحاظ سے مزدوروں کے پگار اور ڈیرنس الونس میں اضافہ ہونا چاہئے تاکہ کمپلیٹ نیوٹرالائزیشن (Complete Neutralisation) ہوسکے - یہ مسلمہ ھے کہ نیوٹرالائزیشن کہیں ۷۵ فیصد اور کہیں ۵۰ فیصد ہوا ھے احمد آباد میں ۱۰۰ فیصد ہوا ھے - اس اعتبار سے کارخانوں میں مزدوروں کو جو اجرت ملتی ھے وہ ریئل ویجس (Real Wages) کے لحاظ سے کم ھے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ھے کہ ریگے کمیٹی کی سفارشات سنہ ۱۹۵۰ع میں سامنے آئی ھیں جس میں کہا گیا ھے کہ جلد سے جلد تحقیقات کرکے مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی الونس کو بھی بڑھانا چاہئے لیکن اس سلسلہ میں ابتک کچھ بھی نہیں ہوا - اس سلسلہ میں ۲۸-۲-۵۱ تک کام کیا گیا - آگسٹ ۱۹۵۱ع تک جیسا کہ میں نے پڑھا تین میٹنگس ہوئے - اگر آگسٹ ۵۱ع تک انکے یہ میٹنگس ہوچکے تھے تو پھر میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اب جبکہ ایک سال ختم ہو رہا ھے حکومت نے کیا قدم اٹھایا - کیا حکومت اسکی وضاحت کریگی - کیا حکومت یہ سمجھتی ھے کہ مہنگائی خود بخود ختم ہو جائیگی ؟ کم سے کم اب تو ایسے امکانات نہیں ھیں - درمیان میں سلمپ (Slump) ضرور آیا تھا قیمتیں ضرور گری تھیں - ہمیں امید تھی کہ قیمتیں گری جائینگی - لیکن قیمتیں پھر چڑھ گئیں - مہنگائی بدستور قائم ھے اسلئے مہنگائی بھتہ کا سوال بدستور قائم ھے - مہنگائی کے ساتھ مہنگائی بھتہ کو بھی بڑھنا چاہئے کیونکہ قیمتیں پھر بڑھ رہی ھیں - اسلئے میں لیبر منسٹر صاحب سے یہ عرض کرونگا کہ وہ ریڈٹیپیزم (Red Tapism) کو ختم فرما کر جلد سے جلد اس چیز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں -

اسکے بعد میں ایک دو چیزیں عرض کرکے اپنی تقریر ختم کرونگا ۔ بونس کا سوال اٹھایا گیا ہے ۔ اس سوال کو اس طرح سے رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس سلسلہ میں تجربہ ہوا ہے کہ مختلف وجوہات بتلا کر مزدوروں کو بونس نہیں دیا جاتا ۔ چنانچہ عثمان شاہی ملز میں دو سال پہلے بونس کا سوال اٹھایا گیا تھا ۔ اوس وقت حکومت کی طرف سے یہ پابندی عاید کی گئی تھی کہ شیرہولڈرس (Share holders) کو چھ فیصد سے زیادہ ڈویڈنڈ (Dividend) نہیں دینا چاہئے ۔ اس وجہ سے ریزرو فنڈ (Reserve Fund) کو بونس شیرز (Bonus Shares) میں تبدیل کردیا گیا ۔ جس شخص کا ایک شیر تھا اوس کو مزید تقریبا ایک شیر مفت میں دیا گیا ۔ مثلاً میرا ایک شیر تھا تو مجھے پورے دو شیر ملگئے ۔ پہلے ½ ۵ فیصد ڈویڈنڈ دیا جاتا تھا اور اب ۹ فیصد ڈویڈنڈ دینا پڑتا ہے ۔ حکومت نے یہ راستہ اس لئے نکالا ہے کہ کسی طرح شیر ہولڈرس کو زیادہ فائدہ دیا جائے ۔ لیکن جب مزدوروں کے بونس کا سوال آتا ہے تو اوسکو بالائے طاق رکھا جاتا ہے اور منافع شیر ہولڈر میں تقسیم کردیا جاتا ہے ۔ اس طرح تقریبا ۳۰ لاکھ روپیہ شیر ہولڈرس میں تقسیم کیا گیا۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ چونکہ حکومت کے تحت ہے اسلئے اسپر خاص توجہ کی ضرورت ہے ۔ ہوتا یہ ہے کہ جو پرافٹ (Profit) ہوتا ہے اس میں ایسی کوشش کی جاتی ہے کہ مزدوروں کو بونس بانٹنے کا کوئی موقع باقی نہ رہے ۔ بونس اسلئے دیا جاتا ہے کہ بنیادی اجرتیں کافی نہیں ہوتیں اور مہنگائی بھتہ کافی نہیں ہوتا ۔ اسلئے بونس کی شکل میں اس کا تکملہ کیا جاتا ہے بمبئی انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ (Bombay Industrial Trust Fund) کا یہ فیصلہ ہے کہ بونس ضروری ہے ۔ نگار کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بونس دیا جانا چاہئے ۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کا فیصلہ صحیح ہے ۔ حکومت کو اس بارے میں سوچنا چاہئے ۔ کم ازکم انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے تحت جو کنسرنس (Concerns) ہیں انکے متعلق سوچنا چاہئے ۔ میں امید کرتا ہوں جس طرح پرافٹ (Profit) سے ڈویڈنڈ کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح مزدوروں کو بھی انکی محنت پر ڈویڈنڈ قائم کیا جانا چاہئے ۔ مالکان ایسے ایسے طریقوں سے کیلکولیشنس (Calculations) کرسکتے ہیں جن سے یہ بتاسکیں کہ پرافٹ نہیں ہوا ہے ۔ مینجمنٹ بورڈ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈپریسیشن چارج (Depreciation Charge) دیا گیا ۔ ۲۰ فیصد ریزروفنڈ (Reserve Fund) میں ہے ۔ اور ساڑھے بارہ فیصد مینیجنگ کمیٹی کا کمیشن ہے وغیرہ وغیرہ ۔ اور ایک دو لاکھ کا ڈویڈنڈ دیا گیا ہے ۔ اسلئے کچھ نہیں بچا ۔ لہذا بونس نہیں دیا جاسکتا ۔ جب مزدوروں سے زیادہ محنت کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسکی ضرورت ہے کہ مینجمنٹ کے ساتھ مزدوروں کے نمائندوں کو اسوسی ایٹ (Associate) کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ واقعی فایدہ ہو رہا ہے یا نہیں ۔ مجھے ناندیڑ میں تجربہ ہوا ۔ ناندیڑ میں کپاس کی خریدی کے سلسلہ میں ۲۰ لاکھ روپیہ کا نقصان بتایا گیا ۔ لیکن اگر مزدوروں کے نمایندوں کو ان کے ساتھ اسوسی ایٹ کرنے کا موقع دیا جاتا تو میں یقین سے بتلا سکتا

ہوں کہ وہ ایسا نہیں ہوسکتا ۔ حکومت کو اس کےلئے راستہ نکالنا چاہئے اور مزدوروں کے نمایندوں کا کوآپریشن (Co-operation) حاصل کرنا چاہئے ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ پرافٹ میں مزدوروں کےلئے بونس کا حصہ رکھا جانا چاہئے ۔ بونس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ چونکہ گذارا ناکافی ہوتی ہے اسلئے بونس کے ذریعہ اوسکی تکمیل ہوسکے۔ اس کو دھیان میں رکھکر حکومت کو غورکرنا چاہئے ۔ بمبئی میں یہ جو ورک اوٹ (Work-out) کیا گیا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈپریسییس اور ۲۰ فیصد ڈویڈنڈ اور ۶ فیصد مینیجنگ کمیٹی کا کمیشن نکالنے کے بعد ایسا منافع نہیں بچا کہ بونس دیا جاسکے تو بھلا ایسی باتوں کو مزدور کیسے قبول کرسکتے ہیں ؟ ڈیرنس الونس بونس سے کم ملتا ہے تو کیا پرافٹ شیرنگ اسکیم (Profit Sharing Scheme) کے لئے مزدور تیار نہ ہونگے ؟ اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے اگر پرافٹ شیرنگ اسکیم بنائی جائے اور مزدوروں کے نمایندوں اور کارخانہ والوں کا اسوسی ایشن (Association) ہوتو یہ سوال حل ہوسکتا ہے ۔ سوشل سیکورٹی (Social Security) اورسوشل انشورنس (Social Insurance) کے سلسلہ میں ہاؤزنگ اسکیم (Housing Scheme) آرہی ہے ۔ آنریبل منسٹر اس کو واضح کرنے والے ہیں اسلئے میں اپنے خیالات ظاہر نہیں کرونگا صرف یہ عرض کرونگا کہ ہمارے پاس جو اعداد ہیں اس لحاظ سے ہاؤزنگ کا جو انتظام ہے وہ کہیں بھی ۳ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے۔ مزدوروں کےلئے ۳۰ فیصدی سے زیادہ گھروں کےانتظام کا پروپورل ریگر کمیٹی کی سفارشات میں تھا ۔ سربور سپر ملز میں ۲۷ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے اور الوین کمپنی میں ۲۳ فیصد اور بعض جگہ تو ۱۰ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے ۔ شہر حیدرآباد میں یوں بھی مکانات کا انتظام نہایت تکلیف دہ ہے چنانچہ ایم ایل ایز کے کوارٹرس کے سلسلہ میں بھی بہت تکالیف ہوئیں یہ اس کا ثبوت ہے ۔ جو مزدور کارخانوں میں کام کرتے ہیں ان کے لئے ضرورت اس کی ہے کہ جلد سے جلد کوئی انتظام کیا جائے ۔ اسکیم یہ ہے کہ ۱۰ ہزار مکانات پانچ سال میں تیار کئے جائیں ۔ میں عرض کرونگا کہ ۱۰ ہزار مکانات پانچ سال میں تیار بھی ہوں تو وہ ناکافی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ حکومت کوئی ایسی اسکیم سوچے جس سے جلد از جلد گھروں کا انتظام ہوسکے ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بالندیڑ میں عموماً ٹین کے مکانات ہیں ۔ مکانات کی دیواریں ٹین کی ہیں اور اوپر ٹین ، ہے جو مزدور ۸ گھنٹے کار خانے میں کام کرتا ہے وہ ان ٹین کے مکانات میں کسطرح اپنی زندگی گزار سکتا ہے ؟ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ہاؤزنگ اسکیم پر توجہ کی ضرورت ہے ۔

اسکے بعد مڈیکل ایڈ (Medical aid) کے بارے میں کچھ عرض کرونگا ۔ کل کوئسچن آور (Question hour) میں مڈیکل ڈپارٹمنٹ سے متعلق چند سوالات آئے تھے ۔ کہا گیا کہ جب دوا کےلئے جائیں تو ڈاکٹر صاحب گھر پر آنے کےلئے کہتے ہیں ۔ حکومت کو چاہئے کہ ڈاکٹروں کو رسی ڈینشیل (Residential)

طور پر رکھیں اس کے لئے ۳ - ۴ سو روپیہ زیادہ بھی دینا پڑے تو اس زاید خرچ کو برداشت کرنا چاہئے تاکہ وہ پرائیویٹ پراکٹس (Private Practice) نہ کریں۔ باندیڑ میں چار ہزار مزدور کام کرتے ہیں جن کے لئے صرف ایک ڈاکٹر ہے ۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ ہر دو ہزار مزدوروں پر ایک ڈاکٹر ہو ۔ فیکٹری ایکٹ کے تحت بھی یہی ہونا چاہئے ۔ باندیڑ کے ڈاکٹر پرائیوٹ پراکٹس کرتے ہیں ۔ ایسا پارٹ ٹائیم ڈاکٹر (Part time doctor) کیا چار ہزار مزدوروں کے لئے کافی ہوسکتا ہے ؟ ضرورت ہے کہ مڈیکل ایڈ کے سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا جائے ۔

مزدوروں کے لئے کوئی گرایجویٹی (Gratuity) کی اسکیم نہیں ہے ۔ غور کیجئے کہ کیا ہمیں بڑھاپا نہیں آئیگا ؟ اہلکاروں کے لئے تو ایسی اسکیم ہے ۔ ایک مزدور ۲۰ سال کار خانہ میں کام کرتا ہے اسکو بڑھاپا آگھیرتا ہے تو اسکو یہ کہکر نکالدیا جاتا ہے کہ تم بوڑھے ہوگئے ہو اب کام نہیں کرسکتے ۔ اسکے چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں ۔ بیوی ہوتی ہے ۔ انکا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا ۔ اوسے نوکری سے نکالدیا جاتا ہے اور کوئی گرایجوٹی بھی نہیں دیجاتی ۔ ۲ سال تک جو شخص ملک کی دولت کے پیدا کرنے میں ہاتھ بٹاتا ہے اسے جب بڑھاپا آتا ہے تو آپ اس کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتے ۔ تو پھر بتائے کہ مزدوروں میں کس طرح حوصلہ پیدا ہوسکتا ہے کہ وہ ملک کی دولت کو بڑھائیں ۔ فوج کے لوگوں کو تو پنسن دیجاتی ہے تاکہ ضعیفی میں انکا سہارا ہو تو کیا مزدوروں کو اسکی ضرورت نہیں ؟ آجکل کے حالات میں پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) کی اسکیم بھی ناکافی ہے اس کا عمل کار خانوں کی حدتک ہونے والا ہے جیسا کہ میں نے ابھی پڑھا ہے ۔

"Social Security and Social insurance , employment and unemployment, welfare of labour including conditions of work, provident fund, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit."

However, initially, it has been applied to six major industries namely:—

Textiles, Iron and Steel, Cement, Engineering, Paper and Sugar Industries.

ان چھ انڈسٹریز کے سلسلہ میں اب امپلائیز پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ سنہ ۱۹۵۲ع کی ایک اسکیم آرہی ہے یہ ناکافی ہے ۔ کیا صرف ان چھ انڈسٹریز میں ہی ہمارے مزدور کام کرتے ہیں ؟ ایسی بات تو نہیں ہے ۔ بلکہ یہ سوال تمام مزدوروں سے تعلق رکھتا ہے اس لئے تمام مزدوروں کی حدتک سوچنا چاہئے ۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ تمام باتیں فوراً ہی ہوجانی چاہئیں بلکہ آپ چاہیں تو ایک دو اسٹیجس (Stages) میں اسکی تکمیل کرسکتے ہیں اور کم از کم کار خانے کے مزدوروں کے لئے گرایجویٹی (Gratuity) اور پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) کا انتظام کرسکتے

ھیں اور اس اسکیم کو ایک ریٹراسپکٹیو ایفکٹ (Retrospective effect) کے ساتھ لاگو ہونے کا انتظام کرسکتے ھیں - ھمارے پاس یونین میں روزانہ بوڑھے لوگ آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ھمیں علحدہ کردیا گیا ھے حالانکہ ھم ابھی کام کرنے کے قابل ھیں - ھم کام کرنا چاھتے ھیں لیکن علحدہ کردیا گیا ھے اور کوئی پنشن یا گرایچویٹی بھی نہیں دینگے - ھمیں وہ وقت یاد رکھنا چاھئے جبکہ ھم بھی بوڑھے ھو جائینگے- اس وقت ھمارا کیا حال ھوگا ؟ ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ھوئے گرایچویٹی اور اولڈ ایج پنشن (Old age Pension) سے متعلق اسکیم بنانی چاھئے تاکہ بڑھاپے کی زندگی بہ غریب آسانی سے بسر کرسکیں -

میں ایک دو چیزیں اور عرض کرونگا جو کمپلسری آرگنائزڈ یونین (Compulsory Organised Union) کی بابتہ ھیں آپکو معلوم ھے کہ شاہ آباد میں ۴۸ دن تک ہڑتال ھوتی رھی اور ھر مزدور نے یونین کا ساتھ دیا - سو فیصد مزدور یونین کے ساتھ تھے چنانچہ الکٹریسٹی اور واٹر ورکس کے مزدوروں نے ہڑتال کی - مزدوروں پر لاٹھیاں برسیں - گولیاں چلائی گئیں - انکو گرفتار کیا گیا - دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا گیا - لیکن اسکے باوجود ۴۸ دن تک مزدوروں نے ہڑتال کی - پھر بھی مالک یہی کہتا رھا کہ ھم اس یونین کو نہیں مانینگے - میں حکومت سے پوچھنا ھوں کہ جب دستور کے تحت انٹرنیشنل فلاڈلفیا چارٹر (International Philadelphia Charter) اور انٹرنیشنل مزدور اداروں کے قانون کو مانتے ھیں تو پھر کیوں مزدوروں کی یونین کو تسلیم نہیں کیا جاتا ؟ میں نے لیبر کمشنر سے بات چیت کی - انہوں نے کہا کہ ھم کیا کریں قانون ھمیں کوئی سہارا نہیں دے رھا ھے اس سلسلہ میں حکومت کو راست قدم اٹھانا چاھئے- اگر آپ چاھیں تو سیکریٹ بیلٹ (Secret Ballot) لیا جائے - ھم اس کےلئے تیار ھیں - اس ذریعہ سے معلوم کیا جائے کہ کونسی یونین مزدوروں کی یونین ھے - قانون کے تحت صنعتی عدالت میں انڈسٹریل ڈسپیوٹ ایکٹ (Industrial Dispute Act) کے تحت ھم یہ سوال نہیں لیجاسکتے- لیبر منسٹر بھی یہی کہتے ھیں کہ قانون ھمکو کوئی سہارا نہیں دے رھا ھے - مالک کہتا ھے کہ ھم آپکی یونین کو تسلیم نہیں کرینگے - جب ایسے حالات ھوں توکسطرح سوشیل ولفیر اسٹیٹ (Social Welfare State) قائم ھوسکتا ھے ؟ مارچ سنہ ۱۹۲۶ع میں جو ٹریڈ یونین ایکٹ بنایا گیا تھا اور اس میں سنہ ۱۹۴۸ع میں ترمیم ھوئی تھی اس پر عمل نہیں کیا گیا- اس میں مزید ترمیم کرنے کا خیال ظاھر کیا جا رھا ھے - آپ سوچتے رھتے ھیں - آپکی اسکیمیں ھیں- اسکیموں کا سلسلہ تو چلتا رھتا ھے - یہ سلسلہ ختم نہیں ھوتا - لیکن مزدور اپنے مالک سے لڑ تو نہیں سکتا - مالک اسے نکال دیتا ھے ایسی صورت میں مزدور کے ھاتھ میں صرف ایک ھی ھتیار ھے لیکن آپ نے اس پر بھی پابندیاں لگا رکھی ھیں اور قانون کے تحت آپ نے اسکے اسٹرائک کے حق کو بھی نا ممکن بنا دیا ھے - اسنشل سرویسس (Essential Services) کا سلسلہ چلتا ھی رھتا ھے اور اسٹرائکس اس کی آڑ میں نہیں ھوسکتے - عثمان شاھی ملز

اور آعظم جاھی ملز کے مزدوروں کا یہی حال ہے - ذرا اسپشل سروس کو ختم کرکے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں - جب ہم رکگنیشن آف دی یونین (Recognition of the Union) کے لئے جاتے ہیں تو حکومت کہتی ہے کہ اسارے میں تحقیقات ہونگی - جب اسپشل سروس کی مدت ختم ہوتی ہے تو آپ پھر چھ مہینے بڑھا دیتے ہیں اور رکگنیشن کے لئے جاتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ تحقیقات ہونگی - آپ یہاں تو اس طرح ڈٹے رہتے ہیں لیکن مٹھی بھر کارخانہ داروں کے سامنے آپ گھٹنے ٹیک دیتے ہیں - کیا یہ ضروری چیزیں حکومت نہیں کرسکتی ؟ جبکہ وہ جب ملک کی بھلائی کےلئے کام کرنا چاہتی ہے تو اسے یہ محسوس کرنا چاہئے کہ کارخانہ دار جو مزدوروں کا حق نہیں دیتے وہ ان سوشل الیمنٹس (Unsocial elements) ہیں انکے سامنے آپ گھٹنے ٹیک دیتے ہیں - شاہ آباد میں ایک سو مزدور ملکر یہ چاہتے ہیں کہ انکی یونین کو رکگنائز (Recognise) کیا جائے یہ انکا حق ہے - انکے حق کو تسلیم کیا جائے نہیں تو وہ کام نہیں کرینگے - لیکن اس کا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا - کانگریس نے اپنے مینیفسٹو (Manifesto) میں یہ تو بتایا تھا کہ مزدوروں کے مفادات کو پیش نظر رکھا جائیگا لیکن عملاً کچھ نہیں کیا جاتا - مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اگر حکومت ایک سوشل ولفیر اسٹیٹ (Social Welfare State) بنانا چاہتی ہے تو مزدوروں کو قانون کے تحت سہولتیں فراہم کرے اور انکی بھلائی کا خیال رکھے - اگر اس سلسلہ میں آپ سیکرٹ بیلٹ لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے - یونین کا رکگنائز کیا جانا ضروری ہے یہ میرا دعوی ہے - اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو معلوم ہوگا کہ میرے کہنے پر کام ہوتا ہے یا نہیں لیکن اسکے باوجود بھی آپ ہماری امداد نہیں کرتے اس لئے میں عرض کرونگا کہ کمپلسری رکگنیشن آف دی یونین (Compulsory Recognition of the Union) ہونا چاہئے -

مسٹر اسپیکر - ایک گھنٹہ ہوچکا ہے یہ لیبر کونسیچن ہے میں اس پر پابندی تو عائد کرنا نہیں چاہتا لیکن اس سلسلہ میں اور معزز ارکان کی بھی تقاریر ہونگی ان کےلئے بھی ٹائم ہونا ہے - میں اس پر آنریبل ممبر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - آخری چیز میں ان امپلائمنٹ (Unemployment) کے بارے میں پانچ دس منٹ عرض کرکے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں - اس سلسلہ میں " حیدرآباد گورنمنٹ بلیٹن ان اکنامک افیرس (Hyderabad Government Bulletin on Economic affairs) میں لیبر کمشنر صاحب نے اپنے افسروں سے جو کہا ہے وہ آپکے سامنے پڑھکر سناتا ہوں

"A Blue-print for meeting unemployment in the urban areas among skilled workers and educated persons is being worked out by the Minister for Labour, Hon. Shri V B. Raju Explaining the scheme to the officers concerned, Mr Raju described it as a "humble beginning" towards the solution of what was one of the most urgent and compelling problems facing a modern democratic society. The success of the Five Year Plan, he declared, would be governed very largely by the proper organization of skilled man-power"

انہوں نے اس میں کہا ہے کہ فائیو ایر پلان (Five year Plan) کے تحت جو واقعی کمگار ہیں انکو جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ کام پر لینا چاہئیے اور اسکے ساتھ ساتھ رہے سہیے لوگوں کو بھی کام پر لیا جاہئیے - ایسی صورت ہی میں فائیو ایر پلان کامیاب ہوسکتا ہے - اس سلسلہ میں انہوں نے یہ اسکیم سجسٹ (Suggest) کی ہے کہ کمیٹیز قائم کی جائیں بیروزگاروں کے عداد وشمار فراہم کئے جائیں - میں یہ عرض کرونگا کہ بیروزگاروں کے اعداد و شمار فراہم کرنیکی کوئی ضرورت نہیں - دیکھنا یہ چاہئیے کہ انہیں کسطرح کام پر لگایا جاسکتا ہے - بیروزگاروں کی کمی نہیں آپ چاہتے ہیں تو میں فوراً شہر حیدرآباد ہی میں پانچ ہزار بیروزگار پیش کرسکتا ہوں انکی تعداد ہزاروں میں ہے جنہیں کوئی ذریعہ معاش نہیں - مختلف ڈپارٹمنٹس سے ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) کا عمل الگ کیا گیا ہے - یہ لوگ تمام کے تمام تعلیم یافتہ ہیں - جو ٹیچرس علحدہ کئے گئے ہیں وہ اس کے سوا ہیں - ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے - آپکے پاس انکے لئے کیا اسکیم ہے ؟ آپ صرف انکے اعداد لینا چاہتے ہیں - ہاں آپ اعداد فراہم کرسکتے ہیں ہم اس میں آپ سے کوآپریٹس کرینگے - لیکن ضرورت صرف اسی کی نہیں بلکہ ضرورت تو اسبات کی ہے کہ ہم ایسی اسکیمیں بنائیں جسمیں انہیں کام پر لگایا جا سکے - یہ چیز ہمارے لئے ٹسٹ (Test) کے طور پر ہے - جو لوگ روزگار نہیں رکھتے ان کے لئے بھتہ کا بندوبست ہونا ضروری ہے جب تک انہیں کام پر نہ لگا یا جائے - اس کیلئے جیسا کہ میں نے کہا ہے سکیورٹی آف سرویس (Security of Service) اور رائٹ ٹو ورک (Right to Work) بنیادی چیزیں ہیں انکے بغیر ڈیموکریسی بے معنی ہے - اگر ہم ملک کے لوگوں کو یقین نہیں دے سکتے کہ ہم آپ کو کام دینگے تو یہ صحیح نہ ہوگا - یہ بنیادی ٹسٹ ہے - اسی بنیاد پر ڈیموکریسی ورک کرتی ہے - جب ہم حکومت کے پاس جاتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ ہمارے پاس نوکری نہیں ہے - جب آپکے ہاتھ میں حکومت ہے توآپ کو چاہئیے کہ اسٹیٹ کو ایک خاندان سمجھیں - اگر اس خاندان میں ایک بھائی کے لئے کام نہو اور وہ بیروزگار ہو جائے توکیا آپ اس سے کہینگے کہ آج سے تمہارا کھانا بند ہے ؟ اگر اس کے لئے نوکری نہیں ہے توکیا اس کےلئے کھانا بند کردیا جاتا ہے ؟ اگر آپ اپنے ملک کو ولفیر اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ جو روزگار نہیں رکھتے انہیں روزگار فراہم کیا جائے اور جب تک روزگار نہ دلائیں انہیں بھتہ دیں - یہی ڈیموکریسی کاٹسٹ ہے - یہی عوامی حکومت ہے - آپکو کافی سوچ سمجھکر اس سلسلہ میں قدم اٹھانا چاہئیے - میں اسٹیج پہ اسٹیج یہ عرض کرونگا کہ جب آپ ریٹرنچمنٹ کرتے ہیں تو جو لوگ علحدہ ہو رہے ہیں ان کےلئے کم از کم بھتہ کا انتظام کیا جائے - اس کےلئے آپ کوئی اسکیم یا پلان بنائیے جیسا کہ میں نے اخبار میں عرض کیا تھا کوئی ڈیولپمنٹ اسکیم (Development Scheme) نکالئیے اس کےلئے آپ روپیوں کا سوال اٹھاتے ہیں تو میں کہونگا کہ آپکے پاس ہزاروں بڑے بڑے جاگیر دار ہیں - سب سے بڑا جاگیر دار یہاں ہے جس سے ڈیولپمنٹ اسکیم کےلئے

آپ پچاس کروڑ یا سو کروڑ روپیہ لے سکتے ھیں ۔ کئی لوگوں کے گھروں میں اتنا روپیہ بند ھے کہ جس سے ایک پانچ سالہ اسکیم نہیں کئی پانچ سالہ اسکیمیں عمل میں لائے جاسکتے ھیں ۔

میں آخر میں یہ کہونگا کہ دستور ھند کے تحت جو وعدے آپنے کئے ھیں ان میں رائٹ آف ورک اور سکیورٹی آف سرویس تو دئے گئے ھیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ بتایا گیا ھے کہ کوئی بھی اس سلسلے میں عدالت میں جاکر اپنے حق کا مطالبہ نہیں کرسکتا ۔ یعنی اس کا مطلب یہ ھے کہ جو حق آپنے دستور میں دیا ھے اس کے لئے عمل کی کوئی گنجائش نہیں ۔ اسکے معنے یہ ھوتے ھیں کہ ایک ھاتھ سے ایک چیز دی جاتی ھے اور دوسرے ھاتھ سے لے لی جاتی ھے ۔ آپ حکم تو دیتے ھیں لیکن عمل کا کوئی انتظام نہیں ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ ھمارے دستور میں ھر ایک کو روزی کے انتظام کا حق دیا گیا ھے اس کے لئے جلد سے جلد قدم اٹھایا جائے ۔ میں نے اس سلسلہ میں جو رزولیوشن ھاؤس کے سامنے پیش کیا ھے وہ کنٹرووَر شیل ٹائپ (Controversial type) کا نہیں ھے ۔ یہ جنرل ٹائپ کی صورت میں آپکے سامنے پیش ھے تا کہ اس سلسلہ میں جو ضروری اقدام کئے جاسکتے ھیں کئے جائیں ۔ اس سلسلہ میں مزدوروں کے مفاد کے لئے آپ جو قدم اٹھائینگے اس میں ھم جہاں تک کوآپریشن (Co-operation) کرسکتے ھیں ضرور کرینگے ۔ ھم اس کا وعدہ کرتے ھیں ۔ یہ رزولیوشن آپکے سامنے رکھتے ھوئے میں امید کرتا ھوں کہ اسے منظور کیا جائیگا اور جلد سے جلد اسکو عمل میں لانے کی کوشش کی جائیگی ۔

ಶ್ರೀ. ಎಲ್. ಕೆ. ಷರಾಫ್ (ರಾಯಚೂರು) ಅಧ್ಯಕ್ಷಮಹಾಶಯರೆ,

ಶ್ರೀಮಾನ್ ದೇಶಪಾಂಡೆಯವರು ಒಂದು ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಸಭೆಯಲ್ಲಿ ಮಂಡಿಸಿ, ಕೆಲಸಗಾರರ ಹಕ್ಕುಗಳನ್ನು ಕುರಿತು, ಒಂದು 'Charter of Rights' ನ್ನು ಕೋರಿದ್ದಾರೆ. ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ನಮ್ಮ ಘಟನೆಯಲ್ಲಿಯ ಆದೇಶಗಳನ್ನು ಅನುಲಕ್ಷಿಸಿ, ನಮ್ಮ ರಾಜ್ಯದ ಮತ್ತು ನಮ್ಮ ದೇಶದ ಸರಕಾರದ ಕರ್ತವ್ಯವೇನು ಎಂಬುದನ್ನು ತೋರಿಸಿಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ

مسٹر اسپیکر ۔ آپکو ریجنل لیگویجس میں تقریر کرنے کا ادھیکار (अधिकार) ھے لیکن اگر آپ ایسی زبان استعمال کریں جسکو زیادہ سے زیادہ ممبرس سمجھ سکیں تو ٹھیک ھوگا ۔ میں معزز ممبر کو مجبور تو نہیں کرسکتا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ ایک آدھ تقریر کنڑی زبان میں بھی ھو جائے تو ٹھیک ھوگا ۔ منشا تو معلوم ھوسکتا ھے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ میں مانعت تو نہیں کرتا ۔

ಶ್ರೀ. ಎಲ್. ಕೆ. ಷರಾಫ್:— ಈ ಪ್ರಶ್ನೆ ಬಹಳ ಮಹತ್ತ್ವದ್ದೆಂಬುದೇನೊ ನಿಶ್ಚಯ. ಅವರು ಈ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಾತನಾಡುತ್ತ ಹತ್ತಿ, ಜೋಳ ಮುಂತಾದ 'Raw materials'

ಕಡೆಗೆ ಲಕ್ಷ್ಯ ಸೆಳೆದು ಅವುಗಳಂತೆ ಕೂಲಿಕಾರರನ್ನು ಎಣಿಸಬಾರದು ಎಂದು ಕೇಳಿದ್ದಾರೆ ಕೂಲಿಕಾರರು ಮನುಷ್ಯರು.

مسٹر اسپیکر - میں یہ کہونگا کہ ریجنل لینگویج میں تقریر کرنے کا اختیار تو آپ کو حاصل ہے لیکن تقریر کا منشا کیا ہے اسکو دھیان میں رکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی زبان میں تقریر کرنا آپ پسند کرینگے جس کو زیادہ سے زیادہ آنریبل ممبرس سمجھ سکیں - میں آپکو ریجنل لینگویج میں تقریر کرنے سے روکنا تو نہیں چاہتا لیکن یہ میرا خیال ہے -

شری وی ڈی - دیشپانڈے - ایک آدھ تقریر کنڑی میں بھی ہو جائے تو اچھا ہے کیونکہ اب تک اس زبان میں تقریر نہیں ہوئی ہے -

مسٹر اسپیکر - میں منع نہیں کر رہا ہوں - لیکن تقریر کا منشا کیا ہے اسکو ملحوظ رکھنا چاہئے - تقریر کا منشا یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی سمجھ میں آئے -

Shri L K Shroff . Shall I continue ?

Mr. Speaker Oh, yes

ಶ್ರೀ ಎಲ್. ಕೆ ಷರಾಫ್—ಅವರ ವಿಷಯವನ್ನು ಬೇರೆ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ನೋಡಬೇಕು ಎಂದು ಕೋರಿದ್ದಾರೆ. Basic Wage ಮತ್ತು Minimum Wage ಇವುಗಳ ವ್ಯತ್ಯಾಸವನ್ನು ತೋರಿಸಿ Minimum Wages Act ಇದರ ನಾಲ್ಕನೆಯ Section ನಲ್ಲಿ ಏನಿದೆ ಎಂಬುದನ್ನು ನಾನು ಇಲ್ಲಿ ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಓದಿ ಹೇಳುವೆ:-

> "Any minimum rate of wages fixed or revised by the appropriate Government in respect of scheduled employments under Section 3 may consist of (i) a basic rate of wages and a special allowance at a rate to be adjusted at such intervals and in such manner as the appropriate Government may direct nearly as practicable with the variation in the cost of living index number applicable to such workers (hereinafter referred to as the 'cost of living allowance'); or (ii) a basic rate of wages with or without the cost of living allowance, and the cash value of the concessions in respect of supports of essential commodities at concession rates, where so unauthorised , or (iii) an all inclusive rate allowing for the basic rate, the cost of living allowance and the cash value of the concessions, if any." ಅದ್ದರಿಂದ, Minimum wages = Basic wages + special allowance.

ಇದರಿಂದ ಅರ್ಥವಾಗುವುದೇನೆಂದರೆ, ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಿಗಿಂತಲೂ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜು ಉತ್ತಮ. ಈಗಾಗಲೆ Basic Wage ಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿನ ಒಂದು ಅನುಕೂಲ್ಯವಿರುವಾಗ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಿಸ್ಸಿನ ಸಲುವಾಗಿ ಆಚರಣೆಯನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಅನಾವಶ್ಯಕ. Minimum Wages Act ಗೆ ಒಂದು 'Schedule of Employments' ಇದೆ. ಅದರಲ್ಲಿ ಎರಡು ಭಾಗಗಳಿವೆ. ವ್ಯವಸಾಯದ ಕೆಲಸಗಾರರು ಮತ್ತು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಾರರಿಗೆ ಈ ಕಾನೂನು ನಮ್ಮ ಸಂಸ್ಥಾನದಲ್ಲಿ ಲಾಗು ಆಗಿದೆ ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಬೇರೆಬೇರೆ ಕಮಿಟಿಗಳನ್ನು ನಿರ್ಮಿಸಲು

ಗಿದೆ ಈ ವರ್ಷ ಸೆಪ್ಟೆಂಬರ್ ಒಳಗೆ ಆ ಕಮಿಟಿಗಳು ವರದಿಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಲಾಗಿದೆ. ' Minimum Wages Act ' ನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಇಷ್ಟಕ್ಕೆ ಮುಗಿಯಲಿಲ್ಲ. ನಾನು ಅದರ ಸೆಕ್ಷನ್ಸ್ ೨೭ ಮತ್ತು ೩೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಸಭೆಯ ಲಕ್ಷ್ಯವನ್ನೆಳೆಯುವೆನು

"Section 27 Power of Provincial Government to add to schedule—The appropriate Government after giving by notification in the Official Gazette not less than three months' notice of its intention to do, may, by like notification, add to either part of the schedule any employment in respect of which it is of opinion that minimum rates of wages should be fixed under this Act, and thereupon the schedule shall in its application to the Province be deemed to be amended accordingly'"

"Section 30 Power of appropriate Government to make rules —(1) The appropriate Government may, subject to the condition of previous publication, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Act"

ಸೆಕ್ಷನ್ ೩೦ ರ ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರಾಂತಸರಕಾರಗಳಿಗೆ ರೂಲ್ಸು ಮಾಡುವ ಅಧಿಕಾರವನ್ನು ಕೊಡಲಾಗಿದೆ. ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೭ ರ ಪ್ರಕಾರ Schedule ಗೆ ಬೇರೆ ವಿಷಯಗಳನ್ನು ಸೇರಿಸುವ ಅಧಿಕಾರವೂ ಪ್ರಾಂತಸರಕಾರಗಳಿಗೆ ಕೊಡಲಾಗಿದೆ ಆದುದರಿಂದ ಸಂಸ್ಥಾನದ ಸರಕಾರಗಳಿಗೆ ಸಲಹೆ ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಕೂಡುವ ಅವಕಾಶವಿದೆ ರೇಗೆ ಸಮಿತಿಯವರು ಮಿನಿಮಮ್‌ವೇಜಸ್ಸನ್ನು ೨೬ ರೂ ಯಂತೆ ನಿಶ್ಚಯಿಸಿದ್ದಾರೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು ಅದಕ್ಕಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿರುವುದು. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಸ್ಸನ್ನು ಕುರಿತು ಹೇಳುತ್ತ, ಮಾನ್ಯಸದಸ್ಯರು ಭೂವ್ಯವಸಾಯದ ಕಡೆಗೆ ತಿರುಗಿ, ಗಂಗಾಪುರದಲ್ಲಿ ಕಡಮೆ ವೇತನ ಸಿಕ್ಕುತ್ತದೆ, ನೆರೆಯ ಪ್ರಾಂತವಾದ ಬೊಂಬಾಯಿಯಲ್ಲಿ ದಿನಕ್ಕೆ ಎರಡು ಅಥವಾ ಎರಡುವರೆ ರೂಪಾಯಿ ಕೂಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿದೆ ಎಂದು ಹೇಳಿದರು. ನಾನು ರಾಯಚೂರು ಜಿಲ್ಲೆಗೆ ಸೇರಿದವನು. ರಾಯಚೂರು ಮದ್ರಾಸು ರಾಜ್ಯಕ್ಕೆ ಹತ್ತಿಕೊಂಡಿದೆ. ಅಲ್ಲಿ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಹಾಗಿಲ್ಲ. ಒಂದು ವಿಶೇಷ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಯನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಗ್ರಹಿಸಿಕೊಂಡು ಅದನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯಮಾಡುವುದು ಸರಿಯಲ್ಲ. ಈ Schedule ನಲ್ಲಿ ಹನ್ನೆರಡು ಅಂಶಗಳಿವೆ. ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟನ್ನು ಈ ಹನ್ನೆರಡಕ್ಕಲ್ಲದೆ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಅನ್ವಯಿಸಿದಂತಿದೆ. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಸ್ಸಿನ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಂಡಿಸಿದ ವಿಚಾರಗಳು ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಅವು ನಮ್ಮನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಎಳೆದುಕೊಂಡು ಹೋಗುವುವು. ಈ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟು ೧೯೪೮ ರಲ್ಲಿ ಪಾಸಾಗಿದೆ, ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ ಬಿಲ್ಲು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರಕಾರದ ಗಮನದಲ್ಲಿದೆ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಸ್ಸು Minimum Wagesಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿಕೊಡುವುದಾಗಿದೆ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಸ್, ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಮತ್ತು ಫೇರ್‌ವೇಜಸ್-ಇವುಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ ಫೇರ್‌ವೇಜಸ್ಸು ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸುವುದೆಂದು ನಮಗೆ ತಿಳಿವುದು.

Basic Wages, Minimum Wages ಮತ್ತು Fair Wages ಇವುಗಳನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ Basic Wagesಗಿಂತಲೂ Minimum Wages ಹೆಚ್ಚು ಎಂದು ಕಂಡುಬರದಿರದು. ಇವುಗಳೆರಡಕ್ಕಿಂತಲೂ Fair Wages ಹೆಚ್ಚು Living Wages ಇವೆಲ್ಲಕ್ಕಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚು. ಇದರಲ್ಲಿ Housing, Medical Facilities ಮತ್ತು ಕೆಲವು Simple amenities ಸಹಿತ ಸೇರುವಂತೆ ಅಥವಾ ದೊರಕಿಸಿಕೊಳ್ಳಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗುವಂತೆ

ಕೂಲಿಯನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಲಾಗುವುದು ಆದರೆ Living Wages ಬಗ್ಗೆ ಯಾವ ಕಾನೂನೂ ಪಾಸಾಗಿಲ್ಲ ಅಥವಾ Bill ಸ್ವರೂಪದಲ್ಲಿಯೂ ಇಲ್ಲ. Fair Wages Bill ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ೧೯೫೦ರಲ್ಲಿಯೇ ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ Minimum Wages Act ಪಾಸಾಗಿ ಜಾರಿಯಲ್ಲಿ ಬರುತ್ತಿರುವಾಗ ಮತ್ತು Fair Wages Billನ್ನು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರಕಾರವು ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ಮಂಡಿಸಿರುವಾಗ ಕೇವಲ Basic Wages ಸಲುವಾಗಿ ಶಾಸನವನ್ನು ಪಾಸುಮಾಡಬೇಕು ಎಂದು ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸುವುದಾದರೆ ಗಡಿಯಾರದ ಮುಳ್ಳನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಸರಿಸಲಪೇಕ್ಷಿಸಿದಂತಾಗುವುದು.

ಇನ್ನು ಎರಡನೆಯ ಮಾತು 'One month's Leave with pay'. Factory Act, 1947 ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರತಿಯೊಬ್ಬ ಕೆಲಸಗಾರನು ೨೦ ದಿವಸದ ವರೆಗೆ ಕೆಲಸ ಮಾಡಿದರೆ, ಒಂದು ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಹುಡುಗನಾದರೆ, ಇಪ್ಪತ್ತು ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಇವಲ್ಲದೆ, Minimum Wages Act ನ ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೦ ರ ೨ ನೆಯ ವಿಭಾಗದ (*f*) clause ನಲ್ಲಿ ಒಂದು ವಾರದಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನ ಆರಾಮು ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುವುದಕ್ಕೆ ಅನುಕೂಲ ಮಾಡಿ ಕೊಟ್ಟಿರುವುದಲ್ಲದೆ, ಕೂಲಿ ಕೊಡಿಸುವ ಏರ್ಪಾಟನ್ನೂ ಮಾಡಿ ಕೊಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಿದೆ (*f*) of sub-section (2) of Section (30)—'Without prejudice to the generality of the fore-going power, such rules may provide for a day of rest in every period of seven days and for the payment of remuneration in respect of such day' ಎಂದಿದೆ. ಏಳು ದಿನಗಳಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನದ ರಜೆ ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳಲು ಆಸ್ಪದವಿದೆ ಇಷ್ಟೇ ಅಲ್ಲ, 'With remuneration.' ಈ ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸಿದ ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಬಹಳವಾಗಿ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಮಂಡಿಸಿದರು. ಸೆಕ್ಷನ್ ೩೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಅವರ ಲಕ್ಷ್ಯ ಹೋಗಿಲ್ಲವೆಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಇದರ ಕೆಳಗೆ ಸರಕಾರವು ತಕ್ಕ ರೂಲ್ಸು ಮಾಡಿಬಿಟ್ಟಿದೆ. ೫೨ ದಿನದ ರಜೆಯ ಜೊತೆಗೆ ೧೫ ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು. ಒಟ್ಟು ೬೭ ದಿವಸದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕಂತಾಯಿತು. ಆದುದರಿಂದ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಅವರು ಮಂಡಿಸುವುದು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸಮಾಡುವವರಿಗೆ ನಾಲ್ಕಾರು ತಾಸು ಕೆಲಸವಾದ ಅನಂತರ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಕಾದ ಮೇಲೆ, ಕೈಕೂಲಿಮಾಡುವವರಿಗೆ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಡವೇ ಎಂದು ಕೇಳಿದರು. ಬ್ರೇನ್ ವರ್ಕ್ ಮತ್ತು ಫಿಜಿಕಲ್ ವರ್ಕಿನಲ್ಲಿ ವ್ಯತ್ಯಾಸ ರಷಿಯಾ ದೇಶದಲ್ಲಿಯೂ, ನನಗೆ ತಿಳಿದಂತೆ, ಕಂಡು ಬರುತ್ತದೆ. ಯಾವ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಸರ್ವಸಮಾನತೆ ಇದೆಯೆಂದು ಹೇಳಲಾಗುತ್ತಿದೆಯೋ, ಅಲ್ಲಿಯೂ ಕೂಡ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸ ಮಾಡುವವರಿಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಅನುಕೂಲಗಳಿವೆ. ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬಾರದೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವಲ್ಲ. ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಗಳ ಮಾಲಿಕರು ಮತ್ತು ಕೂಲಿಕಾರರ ನಡುವೆ ಹಾಗೆ ಸಮಾಧಾನಕರವಾದ ಒಪ್ಪಂದವಾಗಬಹುದು. ಆ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಈ ಶಾಸನದಲ್ಲಿವೆ. ನನಗೆ ಎನಿಸುವುದೇನೆಂದರೆ, ಈಗ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಈಗಿದ್ದ ಸೌಲತ್ತುಗಳು ಕೇಳಿದ ಅವಕಾಶಗಳಿಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿದ್ದ ಕಾರಣ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಬೇಕಿಲ್ಲ.

ಇನ್ನು ಮೂರನೆಯ ಮಾತು : Living Wages with cost of living Index. ಈಗ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟುಪಾಸಾಗಿ, ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ ಪಾಸಾಗುವ ಸಂದರ್ಭ ಬಹಳ

ಹತ್ತಿರವಿದೆ Cost of living Index ಮತ್ತು Wages ನಡುವೆ ಸಂಬಂಧವಿರಬೇಕೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಮಂಡಿಸಿದರು ಇದನ್ನು ಕುರಿತು ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ಸಿನಲ್ಲಿ ಈ ದೃಷ್ಟಿಯಿಲ್ಲವೆಂದಲ್ಲ. ಸೆಕ್ಷನ್ ೩ ರಲ್ಲಿ ಇದರ ವಿವರಣೆ ಇದೆ.

مسٹر اسپیکر - اب گیارہ بج چکے ہیں - کیا ہاؤس کی یہ اچھا (इच्छा) ہے کہ آدھ گھنٹے کا ریسس (Recess) لیا جائے ؟ اب گیارہ بجے ہیں - گیارہ سے ساڑھے گیارہ بجے تک ریسس دیا جاتا ہے - معزز ممبر جو اسوقت تقریر کر رہے ہیں ساڑھے گیارہ بجے اسی تقریر کا سلسلہ جاری رکھینگے -

The House then adjourned for recess till-half past Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at-half past Eleven of the Clock.

[Mr Speaker in the Chair].

ಶ್ರೀ. ಎಲ್ ಕೆ ಷರಾಫ್ —ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೆ, ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ಸಿನಲ್ಲಿಯಾದರೋ ಅದನ್ನು ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಸೇರಿಸಲಾಗಿದೆ ರೇಗೆಸಮಿತಿಯವರು Basic Wages ೨೬ ರೂ.ಯಾಗಿರುವಂತೆ ಸಿಫಾರಸು ಮಾಡಿದ್ದರು. ಅಲ್ಲದೆ, Dearness allowance ೨೬ ರೂ. ಕೊಡುವುದಾಗಿಯೂ ಹೇಳಿದ್ದರು Cost of living Index number ಹೆಚ್ಚಾಗದಂತೆ ಅಥವಾ ಕಡಮೆಯಾಗದಂತೆ ಒಂದು pointಗೆ ಇಷ್ಟೆಂದು ನಿಶ್ಚಯಿಸಿ (ನನಗೆ ನೆನಪಿದ್ದ ಮಟ್ಟಿಗೆ ಒಂದು ವರೆ ಪೈ) ಒಂದು ದಿನದ ಕೂಲಿಯಲ್ಲಿ ಬದಲಾವಣೆ ಮಾಡಬೇಕು ಎಂದೂ ಹೇಳಿದ್ದರು. ಅವರು Dearness allowance ಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಎಲ್ಲ ಕಾರಖಾನೆಗಳಿಗೂ ಕೊಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗಲಿಕ್ಕಿಲ್ಲವೆಂದೂ, ಅದರ ಅರ್ಧದಷ್ಟು ಮಾತ್ರ ಕೊಡಬೇಕೆಂದೂ ಸೂಚಿಸಿದರು ಆ ಪ್ರಕಾರ ಅದು ಜಾರಿಯಲ್ಲಿದೆ. Municipal Employees ಗೆ ಇದನ್ನು ಅನ್ವಯಿಸಿಲ್ಲವೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು. Basic Wages ಸಹ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿಲ್ಲವೆಂದು ಅವರು ಹೇಳಿದಂತಿದೆ. ಆದರೆ, ನಮ್ಮ ರಾಯಚೂರಲ್ಲಿಯ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ೩೫ ರೂ. ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು. ಆಯಾ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ತಂತಮ್ಮ ಶಕ್ತ್ಯನುಸಾರವಾಗಿ ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು.

ನಾಲ್ಕನೆಯದು . 'Providing of Bonus Fund Compulsorily out of Profits' ಇದೂ ಒಳ್ಳೆಯದು. ಇದರ ಸಾಧ್ಯಾಸಾಧ್ಯತೆಯ ಬಗ್ಗೆ ವಿಚಾರಿಸೋಣ Bonus ಯಾವಾಗಲೂ ಲಾಭ ಬಂದಾಗ ಕೊಡಬೇಕಾಗುವುದು. Compulsorily, bonus fund ನ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೂ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ಇನ್ನೂ ಶೈಶವಾವಸ್ಥೆಯಲ್ಲಿರುವ, ನಮ್ಮ Industries ಪರಪ್ರಾಂತಗಳಲ್ಲಿಯ Industryಗಳೊಂದಿಗೆ ಸ್ಪರ್ಧೆ ಮಾಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗದಂತಾಗಬಹುದು. ಈ ಠೀರ್ಮಾನದಲ್ಲಿನ ಯಾವುದೇ ವಿಷಯವನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಬೇಕಾದರೆ 'Capacity of the Industry to pay'-ಇದನ್ನು ನಾವು ಗಮನಿಸಲೇ ಬೇಕಾಗುವುದು.

ಐದನೆಯದು:' other Social Security Measures like old-age pension, security of Service, etc.' ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಹೇಳುವುದಾದರೆ, ಈ ಗಾಗಲೆ ಪಾಸಾಗಿರುವ

Work-men's Compensation Act, Employee's State Insurance Act ಮತ್ತು ನಮ್ಮ ಸರಕಾರದ Maternity Benefit Act ಇವೆಲ್ಲ ಈ ದಿಶೆಯಲ್ಲಿಯೇ ಇವುಗಳಿಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳೆಂದರೆ, gratuity ಬಗ್ಗೆಯೂ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದು ಒಂದು ರೀತಿಯ old-age pension ಇದ್ದಂತೆ. ಈ ಬಗ್ಗೆ ಕಾನೂನಾಗಲಿ, 'And other Steps' ಆಗಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರಕಾರವು ಕೈಕೊಳ್ಳಬೇಕು ನಮ್ಮ ಸರಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ನಮ್ಮಲ್ಲಿನ ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಗಳಿಗೆ ಧಕ್ಕೆತಗಲಿ, ಕೂಲಿಕಾರರ ಜೀವನೋಪಾಯದ ಬುಡಕ್ಕೆ ಕೊಡಲಿಯ ಪೆಟ್ಟುಬಿದ್ದಂತಾದೀತು.

ಆರನೆಯದು· 'Compulsory recognition of Unions by the Employees' ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ದೇಶದಲ್ಲಿರುವ Workers' Unions ನಡೆಸಿಕೊಡು ಹೋಗುವವರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಸಂಸ್ಥೆಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದವರಾಗಿರುತ್ತಾರೆ ಅವರು ಕೆಲಸಗಾರರ ಹಿತದ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಬೇಕಾದ ಚಟುವಟಿಕೆಗಳನ್ನು ನಡೆಸುವುದರ ಜೊತೆಗೆ ಅವರಲ್ಲಿ ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷಪಂಗಡಗಳ ರಾಜಕೀಯ ತತ್ತ್ವಗಳನ್ನೂ ಪ್ರಚುರಗೊಳಿಸುವರು ಹೀಗಿರುವಾಗ ಇವರು Trade Union ಗಳ Recognitionಗೆಏಕೆ ಮಹತ್ತ್ವಕೊಡುತ್ತಿರುವರೊ ತಿಳಿಯದು. ನಮ್ಮಲ್ಲಿಯ ಒಂದೇ ಒಂದು Industryಯಲ್ಲಿ ಕೆಲಸಮಾಡುವ ಕೆಲಸಗಾರರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ಸೇರಿರುವುದು ಅಸಾಧ್ಯವೇನೂ ಅಲ್ಲ. ಒಂದೇ ಒಂದು ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ಸೇರಬೇಕೆಂಬ ನಿಯಮವಿಲ್ಲ. ಎರಡು ಅಥವಾ ಮೂರು Unionಗಳಿದ್ದಾಗ ಮಾಲಕರು ಯಾವುದಕ್ಕೆ ಮನ್ನಣೆ ಕೊಡಬೇಕು? ಮೇಲಾಗಿ ಈ ಯೂನಿಯನ್ನನ್ನು ಮನ್ನಿಸುವಂತೆ ಕೇಳುವ ಉದ್ದೇಶವಾದರೂ ಏನು? ಮಾಲಕರು ಈ Unionಗಳೊಂದಿಗೆ ವ್ಯವಹರಿಸುವಾಗ ಅನುಕೂಲತೆ ಇರಲೆಂದೇ? ಅಥವಾ ಇದಕ್ಕೂ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಕು ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರ್ಣಗೊಳಿಸಲು ಸಹಾಯಕವಾಗಲೆಂದೇ? ಒಂದು ವೇಳೆ ಮಾಲಕರು ಮತ್ತು Unionಗೆ ಸೇರಿದವರು ಒಂದು ವಿಶಿಷ್ಟ ಬೇಡಿಕೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಒಪ್ಪಂದ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳದಿದ್ದರೆ ಸರಕಾರವು ಮಧ್ಯಸ್ಥಿಕೆ ವಹಿಸಿ ಅದನ್ನು ನೆರವೇರಿಸುವುದು. ಯೂನಿಯನ್ನಿನ ರಜಿಸ್ಟ್ರೇಷನ್ ಅವಶ್ಯಕ ಸರಕಾರವು ಈ ಬಗ್ಗೆ ಬಹಳ ಸುಲಭವಾದ ನಿಯಮವನ್ನು ರಚಿಸಿದೆ ಒಂದು ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಯಲ್ಲಿ ದುಡಿಯುವ ಏಳು ಜನ ಕೆಲಸಗಾರರು ಸೇರಿ ತಮ್ಮ ಯೂನಿಯನ್ ರಜಿಸ್ಟರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಅರ್ಜಿಹಾಕಿದರೆ ಸರಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದು. ರಜಿಸ್ಟರ್ ಆಯಿತೆಂದರೆ, ಸರಕಾರವು ಒದಗಿಸಬಹುದಾದ ಯಾವುದೇ ಸೌಲತ್ತು ಆ ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ದೊರಕೇ ದೊರಕುವುದು ಆದ್ದರಿಂದ, ಈ 'Compulsory recognition of Union' ಇದರ ಅರ್ಥ Compulsory recognition of the leadership of the workers ಎಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಪಕ್ಷಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದ ಕೆಲಸಗಾರರ ನಾಯಕರು ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷದ ನಾಯಕತ್ವವನ್ನು ರಜಿಸ್ಟರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೊರಟಂತೆ ತೋರುತ್ತದೆ. ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸುವುದರ ಕಡೆಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಲಕ್ಷ್ಯ ಕೊಡಬೇಕು. ಮಾಲಿಕರು ಅವುಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸಿ ಯೂನಿಯನ್recognise ಮಾಡದಿದ್ದರೆ ಅಡ್ಡಿ ಇಲ್ಲ.

ಇಷ್ಟಾದರೂ, ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ Trade Unions Bill ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ. ಇದರಲ್ಲಿ ಈ ಬಗ್ಗೆಯೂ ತಕ್ಕ Provision ಇದೆ ಎಂದು ತಿಳಿಯುತ್ತೇನೆ. ಹೀಗಾಗಿ ಇದರ ಸಲುವಾಗಿ ಯಾವುದೇ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಆಗಲಿ 'And other steps' ಆಗಲಿ ಬೇಕಾಗಿಲ್ಲವೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ.

ಇನ್ನು ಕೊನೆಯ ವಿಷಯ ನಿರುದ್ಯೋಗ ಸಮಸ್ಯೆಯ ಪರಿಹಾರಕ್ಕಾಗಿ ತಕ್ಕ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಮಾಡುವುದು ಇದು ಬಹಳ ಅವಶ್ಯವಾದುದು ಮತ್ತು ನ್ಯಾಯವಾದುದು ಆದರೆ ನಮ್ಮ ಸಂಸ್ಥಾನ ಒಂದೇ ಈ ಬಗ್ಗೆ ಮಹತ್ತ್ವವಾದ ಕ್ರಮವನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಸಾಧ್ಯವಾಗದ ಮಾತು ಎಂದು ನಾನು ಖಂಡಿತವಾಗಿ ಹೇಳುತ್ತೇನೆ ಇಂಗ್ಲೆಂಡಿನಲ್ಲಿ Un-employment Insurance Act ಎಂಬ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದೇ ಮಾದರಿಯ ಒಂದು ಕಾನೂನು ನಮ್ಮ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರಕಾರವು ಪಾಸುಮಾಡಿದರೆ ಒಳ್ಳೆಯದು ಅಂತು, ಈ ವಿಷಯವಾಗಿಯೂ All India Basis ಮೇಲೆ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯಾದರೆ ಒಳಿತು.

ಒಟ್ಟಿನ ಮೇಲೆ ಈ ತೀರ್ಮಾನ ಮಹತ್ತ್ವದ್ದು ಇದರಲ್ಲಡಗಿರುವ ತತ್ತ್ವಗಳು ಸರ್ವಸಾಮಾನ್ಯವಾದುವು ಈ ತತ್ತ್ವಗಳಿಗೆ ಮತ್ತು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರ ಉದ್ದೇಶಗಳಿಗೆ ನನ್ನ ಸಂಪೂರ್ಣ ಬೆಂಬಲವಿದ್ದರೂ ಈ ತೀರ್ಮಾನವು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮತ್ತು ಅಕಾಲಿಕವಾದುದರಿಂದ ನಾನು ಇದನು ವಿರೋಧಿಸುತ್ತೇನೆ.

The Minister for Labour and Rehabilitation (Shri V B Raju) : Mr Speaker, Sir, This resolution moved by Shri Deshpande seeks to recommend to the Government that................ ..

Mr. Speaker Will it not be better to reply to all the speeches at the end. Only two speeches have been made till now and probably there will be more

شری اناجی راؤ (پربھی)۔ مسٹر اسپیکر۔ سر۔ قبل اسکے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں اس رزولیوشن میں ایک امنڈمنٹ لانا چاہتا ہوں ۔ میں نے اس امنڈمنٹ کو سکرٹری صاحب کے پاس پیش کر دیا ہے ۔ وہ اس طرح ہے کہ

(*a*) Re-number clause (*a*) of the Resolution as Clause (1)

(*b*) Insert the following as Clause (2) between clause (*a*) and (*b*) .

"(2) Regarding Employees in the Factory"

(*c*) Renumber clauses (*b*), (*c*), (*d*), (*e*), (*f*) and (*g*) as sub-clauses (*a*), (*b*), (*c*), (*d*), (*e*) and (*f*) of Clause (2)

مسٹر اسپیکر ۔کیا آپ نے آج ہی امنڈمنٹ پیش کیا ہے ۔

شری اناجی راؤ (پربھی) جی ہاں ایک گھنٹہ پہلے ۔

مسٹر اسپیکر ۔کیا آپنے آٹھ بجے دیا تھا ؟

شری اناجی راؤ۔ اسمبلی شروع ہونے کے بعد جب میں اٹھا تھا تو اس وقت میں نے سکریٹری صاحب کو دیا تھا ۔

مسٹر اسپیکر - آپ بحث تو کرسکتے ہیں لیکن امنڈمنٹ کے بارے میں غور کرنا ہوگا - میں سمجھتا ہوں کہ امنڈمنٹ کے بارے میں ہاؤس کو غلط فہمی ہوئی ہے - رزولیوشن پر امنڈمنٹس تو دیئے جاسکتے ہیں مگر انکے متعلق بھی پریوس نوٹس (Previous Notice) دینا ضروری ہے - ایسی صورت میں امنڈمنٹ کو میں روکتا تو نہیں لیکن آپ نے جو اے - بی - سی - ڈی - ای - ایف فرمایا اس لحاظ سے رزولیوشن کو رکھ سکتے ہیں یا نہیں یہ دیکھنا ہوگا - کیونکہ آج ہاؤس کا رنگ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ رزولیوشن ختم نہوگا - ابتک صرف دو ہی اسپیچیس ہوئی ہیں - رزولیوشن پر آئندہ امنڈمنٹس پیش ہوسکتے ہیں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - جو رزولیوشن ہمارے سامنے آیا ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ -

" Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields "

یہ ٹھیک ہے لیکن امنڈمنٹ پورے طور پر ممبرس کے سامنے آجائے تو اسکے الفاظ کیا ہیں اس کا ممبرس کو ٹھیک طور پر اندازہ ہوگا - اس وقت تک انکو اندازہ نہیں ہوسکتا

مسٹر اسپیکر - آپ بحث کیجئے - تقریر کا آپکو اختیار ہے - تقریر کے دوران میں آپ کسی خاص چیز پر اسٹرس (Stress) دے سکتے ہیں -

شری انا جی راؤ - جو رزولیوشن ہاؤس کے سامنے پیش ہے اسکے امنڈمنٹ کے بارے میں ڈسکشن ہو رہا ہے -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - پوائنٹ آف انفرمیشن (Point of information) میں نے امنڈمنٹس سے متعلق رولس پڑھے ہیں - ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امنڈمنٹ اب بھی دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اسپیکر صاحب اجازت دیں -

مسٹر اسپیکر - اس میں ہاؤس کو بھی کنوینینس (Convenience) ہو اور دوسرے آنریبل ممبرس بھی اسکو سمجھ سکیں -

شری انا جی راؤ - جو رزولیوشن اس وقت ہاؤس کے سامنے ہے اسکے موور (Mover) نے کہا ہے کہ جتنے ان ایکٹمنٹس (Enactments) ہوئے ہیں ان ان ایکٹمنٹس کے باوجود جہاں اس طرح کے اکٹس (Acts) نہوں وہاں اس ہاؤس کو اختیار ہے کہ اسکے متعلق بل پیش کرکے ان ایکٹمنٹس کئے جائیں - رزولیوشن کے پہلے جز میں یہ کہا گیا ہے کہ . . . .

" Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields "

اس وقت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو مزدور فیکٹری میں کام کرتے ہیں اور جو مزدور زراعت میں کام کرتے ہیں انکے بیسک ویجس (Basic Wages) کا معیار

قایم هونا لازمی هے - زراعت سے میرا تعلق هونے کی وجه سے زراعتی مزدوروں کے پوزیشن کو میں واضح کر دینا چاهتا هوں - آپ جانتے هیں که همارے هاں زراعت میں کلکٹیو فارمنگ (Collective farming) نهیں هیں - اسلئے زراعتی مزدور اسکیاٹرڈ پوزیشن (Scattered Position) میں هے - فیکٹری مزدور تو آرگنائزڈ (Organized) هیں - وه آرگنائزڈ هوسکتے هیں - لیکن زراعتی مزدوروں کا یه پوزیشن نهیں - آپکو معلوم هوگا که زراعتی مزدوروں کی حدتک اجرت فکس نهیں هے - لینڈ لارڈ جس طرح چاهتے هیں مزدوری دیکر ان سے کام لیتے هیں - یه صحیح هے که چند مقامات پر اجرت دینے کا سوال آتا هے - لیکن کوئی خاص معیار مقرر نهیں - کبھی کبھی انهیں لینڈ لارڈ کچھ قرض دیتے هیں اس قرض کے سود هی میں ان سے پانچ پانچ دس دس سال کام لے لیا جاتا هے - ان کے لئے کوئی ٹائم فکس نهیں - انهیں دن رات کام کرنا پڑتا هے - وه چوبیس گھنٹے غلام کی حیثیت سے کام کرتے هیں - ان مزدوروں کو بیسک ویجس (Basic Wages) مقرر نه هونیکی وجه سے انهیں کیا دینا چاهئے یه سوال کبھی پیدا نهیں هوتا - آپ جانتے هیں که بهت سے مقامات پر جهاں زراعتی مزدور کھیت میں کام کرتے هیں ان سے بیلوں کی طرح کام لیا جاتا هے - اس سے بڑھکر ان کا کوئی پوزیشن نهیں - انکا گھر هے - سنسار هے اسکا خیال کبھی پیدا نهیں هوتا - انهیں مهینه دو مهینے میں ایک بار بھی اپنے گھر جانے کی اجازت نهیں دیجاتی - اس طرح کام لینے کے بعد بھی انهیں پیٹ بھر روٹی نهیں دیجاتی - انهیں آدھا پیٹ کھا کر کام کرنا پڑتا هے اسلئے زراعتی مزدوروں کی حدتک کوئی بیسک ویج مقرر هونا ضروری هے - آپ نے مینمم ویجس (Minimum Wages) مقرر کرنے کے لئے ایک ٹائم فکس کیا تھا لیکن اسکے متعلق کوئی عمل نهیں هوا - اسلئے یه ضروری هے که کم از کم دیهاتوں میں جهاں دیهاتی مزدور کھیتوں میں کام کرتے هیں انکے بیسک ویجس مقرر کردئے جائیں - انکی کوئی یونین نهیں - اسکیاٹرڈ (Scattered) هونے کی وجه سے وه اپنی خواهشات کو مالکوں کے سامنے رکھکر انهیں پورا کرنے کے لئے زور نهیں دے سکتے - انهیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا هے اسلئے ان معاملات کی حدتک گورنمنٹ زراعتی مزدوروں کے لئے فیکٹری مزدوروں کی طرح بیسک ویجس مقرر کردے - آنریبل ممبرس میں بهت سے لوگ دیهاتوں سے آئے هیں وه دیهاتوں کی پرستهتی (परिस्थिती) سے نا واقف نهیں هیں - آپکو معلوم هے که زراعتی مزدوروں سے کس طرح کام لیا جاتا هے اس طرح کام لیا جاتا هے جس سے یه معلوم هوتا هے که وه انسان نهیں هیں - زمیندار یه بھول جاتے هیں که وه بھی انسان هیں - جو مزدوری انهیں دیجاتی هے اس کا کوئی معیار نهیں - وه مزدوری اتنی تھوڑی هوتی هے که کھانے یا کپڑے کے لئے بھی کافی نهیں هوسکتی - بچوں وغیره کی تعلیم کا سوال تو پیدا هی نهیں هوتا - بچوں کی تعلیم تو اسوقت سوجھتی هے جبکه کھانے کو کھانا اور پهننے کو کپڑا میسر آئے - گو وه آرگنائزڈ مزدور نهیں هیں لیکن اسکے باوجود بھی گورنمنٹ پر یه فرض عاید هوتا هے که وه ان مزدوروں کے بیسک ویجس قائم کریں-فیکٹریوں میں آرگنائزڈ لیبر هونے کی وجه سے ان کی یونین

ہوئی ہیں اور وہ اپنی مانگیں اسٹرائک (Strike) کے ہتھیار سے پوری کرلیتے ہیں ۔ لیکن زرعی مزدوروں کا سوال الگ ہے ۔ ان کے حالات اور پوزیشن کو دیکھتے ہوئے ہمیں کوئی ایسا ایکٹ (Act) یا بل (Bill) پیش کرنا چاہئے جو ان کی مدد کا ذریعہ ہو ۔ یہاں ان کا کوئی ہمدرد موجود نہیں ہے ۔ ان کے لئے صرف بیسک ویجس دینے کا ہی سوال نہیں بلکہ کھانے اور کپڑے کا بھی سوال ہے ۔ ایک معزز ممبر نے گنگا پور کا انسٹنس (Instance) دیا ہے ۔ میں بھی ایسے انسٹنسس دیسکتا ہوں ۔ پربھنی اورنگ آباد ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد وغیرہ مقامات پر اور خاص طور پر تلنگانہ میں زمینداروں کے پاس ان مزدوروں کی حیثیت غلاموں کی سی ہوتی ہے اور کوئی دوسری حیثیت نہیں ہوتی ۔ اسی طرح مرہٹواڑے میں بھی نہ صرف وہ بلکہ بیوی بچے بھی غلاموں کی حیثیت سے زمینداروں کے پاس دن رات پڑے رہتے ہیں اور جانوروں کی طرح کام کرتے ہیں ۔ پھر بھی انہیں کوئی ایسی اجرت نہیں دیجاتی جو ان کے پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہو ۔ میں عرض کرونگا کہ زرعی مزدوروں کےلئے بھی ایسے اسٹپس (Steps)لئے جائیں جنکی وجہ سے بیسک ویجس (Basic Wages) قائم ہوں اور اس طرح کم از کم زمیندار ان کو اپنی اجرت دینے پر مجبور ہو جائیں ۔ جب ان سے کام لیا جاتا ہے تو اوسکے معاوضہ میں کم از کم ان کو اپنی اجرت ملنی چاہئے ۔ اب جو اسٹمنٹ پیش کیا گیا ہے کلکٹیو فارمنگ (Collective farming) نہ ہونیکی وجہ سے زرعی مزدوروں کو بونس (Bonus) دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ بھی کہا جاتا ہے کہ نہ چونکہ مسلسل ایک جگہ کام نہیں کرتے کہیں چار مہینے کہیں چھ مہینے کہیں ایک سال کام کرتے ہیں اسلئے ایسے زرعی مزدور کو کس طرح بونس دیا جاسکتا ہے ؟ دیہات کے آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ اضلاع میں ان لوگوں سے ہر سال نوکر نامہ لکھا لیا جاتا ہے ۔ بارہ مہینے کے ویجس دئے جاتے ہیں لیکن ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے ۔ کیا آنریبل منسٹر یہ جانتے ہیں کہ ان لوگوں سے اس طرح ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے ۔ جب تک کوئی ان ایکٹمنٹس نہ ہوں کوئی رولس (Rules) نہ ہوں ۱۳ مہینے کام لینے کے طریقہ کو نہیں روکا جاسکتا ۔ اگر وہ ایک یا دو دن بیمار ہو جائیں تو اجرت نہیں دیجاتی ۔ اس دن کی اجرت کم کردی جاتی ہے اور سال ختم ہونے کے بعد ان دنوں کی تلافی کے لئے اوسے کام کرنا پڑتا ہے ۔ زمینداروں نے یہ انڈر اسٹینڈنگ (understanding) کرلی ہے کہ ان سے بارہ مہینہ کا نوکر نامہ لکھا یا جائے لیکن ۱۳ ماہ کام لیا جائے ۔ اس طرح سے ان سے بلا اجرت محنت لیجاتی ہے ۔ اسطرح دیہات کے بڑے بڑے زمیندار ان زرعی مزدوروں کو ۱۲ مہینے کی اجرت دیکر ۱۳ مہینے کام لیتے ہیں ۔ ون منتھس لیوویتھ پے (One month's leave with pay) کا تو کوئی سوال ہی ان کے لئے نہیں ہے ۔ اگر یہ سوال کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ لوگ کچھ دن یہاں اور کچھ دن وہاں کام کرتے ہیں اس لئے ان کی حد تک لیوویتھ پے (Leave with pay) کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ اگر زرعی مزدور قریب المرگ ہو جائے تو اس کی دیکھ

بیاری کے لئے ایک بیسہ بھی نہیں ہوتا - یہ ہوتی ہیں زرعی مزدوروں کی مشکلات - اور یہ اس طرح اسکٹرڈ پوزیشن (Scattered Position) میں ہیں - ہمارے پاس ایک ایکٹ ہونا چاہئے جسکی رو سے ان زرعی مزدوروں کی مشکلات کو حل کیا جاسکے اور انکو اپنی جائز محنت کا معاوضہ دلایا جاسکے - فیکٹری کے مزدوروں کے لئے ٹائم فکس (Fix) ہوتا ہے - یہاں کوئی ٹائم فکس نہیں ہے - اگر ہم ان کے لئے ٹائم فکس کردیں تو ان کے لئے سہولت کا باعث ہوگا - آخر وہ بھی تو گھر رکھتے ہیں - بیوی بچے رکھتے ہیں سنسار رکھتے ہیں - کم از کم رات میں وہ آرام لے سکیں ایسا ہمیں کرنا چاہئے - اس طرح اگر کوئی ایکٹ نافذ نہ کیا جائے تو ان سے اسی طرح ۲۴ گھنٹے کام لیا جاتا رہیگا - دیہات میں کم از کم ۵۰ فیصد مزدور ہوتے ہیں خصوصاً مرہٹواڑی میں بہت سے مقامات پر ۵۰ فیصد مزدور ہوتے ہیں - وہ لوگ بھی غریب ہوتے ہیں - ان کے پاس رہنے کے لئے مکان ہے نہ کھانے کے لئے کھانا نہ پہننے کے لئے کپڑا - ان ۵۰ فیصد لوگوں کے لئے ہمارے یہاں کوئی ایکٹ نہیں ہے کہ ان کی دشواریاں دور کرسکیں تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم عوامی مفادات کا خیال کرتے ہیں ؟ گو مینیمم ویجس ایکٹ (Minimum Wages Act) ہے لیکن اسکے تحت ایک بل پیش کرکے اس ظلم و ستم کو بند کرنا چاہئے - ایک ٹائم فکس کرکے ۸ گھنٹے یا ۱۰ گھنٹے مقرر کردئے جانے چاہئیں اور کم از کم ایسے ویجس مقرر کئے جائیں کہ ان کی زندگی بسر ہوسکے -

ایک آنریبل ممبر - میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد میں اس کے لئے قانون بھگیلگان نافذ ہے -

مسٹر اسپیکر - اس قانون سے آنریبل ممبر بھی واقف ہیں -

شری انا جی راؤ - میں مانتا ہوں لیکن جس قانون کا حوالہ دیا گیا کیا زرعی مزدوروں کو اوس سے کوئی فایدہ پہنچتا ہے؟ ۲۴ - ۲۴ - گھنٹے مزدور مالکوں کے پاس کام کرتے ہیں - کیا آپ اس سے انکار کر سکتے ہیں ؟ کوئی ٹائم ان کے لئے فکس ہونا چاہئے - یہ نہایت ضروری ہے - ہم کو اس پر اسٹپس (Steps) لینے چاہئیں اور غور کرنا چاہئے - کیا آپ یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ اس ایکٹ کی وجہ سے زرعی مزدوروں کو فائدہ پہنچ رہا ہے؟ لیکن میں یہ کہونگا کہ زرعی مزدوروںکی محنت کے معاوضہ کا کوئی انتظام نہیں - میں اس کے انسٹنسس (Instances) دینے کے لئے بھی تیار ہوں جہاں مزدوروں کی محنت کو لوٹا جاتا ہے - کہا جاتا ہے کہ مزدوروں کی بیماری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - مزدور کبھی بیمار نہیں ہوتے - انہیں موت کے منہ میں جانے تک کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا - یہ زرعی مزدور جانوروں سے زیادہ بد تر زندگی گزارتے ہیں - ایک سال کے معاہدوں کے باوجود مالک ان کو نکال دیتا ہے - اور گھر کا راستہ بتاتا ہے - جو شخص اپنے مالک کی ادنی چابک کی پھٹکار پر کام کرتا ہے اس مزدور کو کوئی ایسا سہارا نہیں جسکو وہ اپنی شکایت سنا سکے - ان تمام حالات کے

جب میں یہ عرض کرونگا کہ زرعی مزدوروں کے لئے بھی ایک ایسا ایکٹ لانا چاہئے جسکی رو سے ون منتھس لیوویتھ پے (One month's leave with pay) بھی دیجاسکے - جب ہم یہ مطالبہ پیش کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ تخم ریزی کا زمانہ ہے فصل کے درو کا زمانہ ہے - ایسے وقت میں لیو کیسے دیجاسکتی ہے- لیکن ہمیں ان غریبوں کے حالات پر غور کرتے ہوئے اور انکی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے کم ازکم یہ طے کرنا چاہئے کہ ان کی بیماری کے زمانہ میں ان کو معاوضہ کے ساتھ رخصت دیجائے یہ امر آپ کے زیر غور ہونا چاہئے - جو زرعی مزدور بڑھاپے میں کام نہیں کر سکتے وہ کسطرح اپنی زندگی گزار سکتے ہیں ؟ ان کا کیا سہارا ہے؟ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اس کا یہ مفہوم ہے کہ زرعی مزدوروں کے ان مسائل کو بھی طے کیا جائے - آپ نے جس قانون کا حوالہ دیا ہے اس قانون کے تحت کیا زرعی مزدور اتنی گرانی ہونے کے باوجود بھی کسی مالک سے ڈیرنس الونس (Dearness Allowance) کا مطالبہ کر سکتے ہیں ؟ کیا کسی مالک نے انہیں ڈیرنس الونس دیا ہے؟ کیا مہنگائی صرف شہر میں ہی ہوئی ہے؟ کیا دیہاتوں میں مہنگائی نہیں ہوئی ؟ دیہاتوں میں بھی مہنگائی ہوئی ہے اس سے کوئی آنریبل ممبر انکار نہیں کر سکتا - جسطرح کپڑا آپ کے لئے ضروری ہے، فیکٹری مزدوروں کے لئے ضروری ہے ، اسی طرح زرعی مزدوروں کے لئے بھی ضروری ہے - کپڑا خریدنے کے لئے کیا انہیں گرانی کا سامنا کرنا نہیں پڑتا ؟ اناج کی قسموں میں گرانی سے کیا وہ لوگ محفوظ ہیں ؟ شہر تو راشننگ ایریا (Rationing area) میں ہونے کی وجہ سے وہاں اناج کی قیمتوں پر کنٹرول رہتا ہے لیکن دیہاتوں میں ان مزدوروں کو کالے بازار میں چارگنا قیمت ادا کرکے غلہ خریدنا پڑتا ہے- دوسری مشکل یہ ہے کہ دیہاتوں سے غلہ لیوی کے ذریعہ حاصل کرلیا جاکر شہروں کو لالیا جاتا ہے اور بیچارے دیہاتی غلہ نہ ہونے کی وجہ سے فاقوں کا سامنا کرتے ہیں - مجھے معلوم ہے کہ دیہاتوں میں مزدور غلہ نہ ملنے پر سیندھی کا گودام اور گھاس پھوس کھا کر زندگی گذارتے ہیں - انکے پاس اتنا پیسہ بھی نہیں ہوتا کہ وہ کالے بازار سے غلہ خرید کر پیٹ بھر سکیں - وہاں راشننگ کا بھی انتظام نہیں جس سے مناسب قیمتوں پر انہیں غلہ مل سکے - ایسے حالات میں وہ لوگ اپنے دن گذار رہے ہیں - بہت سے لوگوں نے تو ان تکالیف سے تنگ آکر خودکشی کرلی ہے- اگر میں ان فیکٹس (Facts) کا اظہار کروں تو ممکن ہے کہ آپ کو برا معلوم ہو لیکن میرے پاس اس کے انسٹینسس (Instances) موجود ہیں کہ اضلاع بیڑ اور پربھنی میں لوگ ہڑلہ سیندھی کے گودے اور بربرے کھانے کیوجہ سے بیماریوں میں مبتلا ہوئے اور کئی لوگ مر گئے ہیں - زرعی مزدوروں کا یہ پوزیشن ہے- آپ کے پاس شہروں میں جو مزدور فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں ان کو تو آپ دیکھ سکتے ہیں لیکن دیہاتوں میں جو مزدور مشکلات میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں انہیں آپ دیکھ نہیں سکتے - اس لئے زرعی مزدوروں کے لئے بھی بیسک ویجس کا تعین ہونا ضروری ہے - وہ اسکیاٹرڈ (Scattered) ہونیکی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے

انہیں بڑھاپے میں سہارا مل سکے ۔ ان کے بیسک ویجس کا انیکٹمنٹ (Enactment) ہونا ضروری ہے ۔ اگر ہم اس چیز کو اہمیت نہ دیں تو یہ نامناسب ہوگا ۔ جو زراعتی مزدور کھیتوں میں کام کرتے ہیں ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ آدھے بھوکے اور آدھے ننگے ہوتے ہیں ۔ ان کے بچوں کی تعلیم کا انتظام نہیں ۔ اگر وہ بیمار ہوجائیں تو دوا کی ایک پڑی بھی انہیں نصیب نہیں ہوتی ۔ ان چیزوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میں نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ہے اس لحاظ سے ان ایکٹمنٹ ہو ۔ زرعی مزدوروں کے لئے بیسک ویجس اور ٹائم مقرر ہونا چاہیئے ۔ وہ بھی ایک انسان ہیں انہیں بھی انسان کی طرح زندگی بسر کرنے کا حق ہے ۔ اگر ہاؤس اس پر غور کرے تو مناسب ہوگا ۔

شری مادھو راؤ نرلیکر ۔ (ہنگولی محفوظ) ۔ یہ قرار داد مزدوروں کے متعلق ہے میں اس سلسلہ میں گرنی اور فیکٹری میں کام کرنے والے مزدوروں کی بحث میں نہیں جاؤنگا کیونکہ انہیں ماہانہ تنخواہ ملتی ہے اور کبھی کبھی بونس بھی ملتا ہے ۔ میں صرف ان مزدوروں کا ذکر کرونگا جن کا مجھ سے تعلق ہے ۔ وہ مزدور زراعتی مزدور ہیں ۔ زراعتی مزدوروں کا تعلق اس طبقہ سے ہے جو درج فہرست اقوام کہلاتا ہے ۔ اس ملک میں درج فہرست اقوام کی جو حالت ہے اس سے آنریبل ممبرس اچھی طرح واقف ہیں ۔ کھیتوں میں جو مزدور کام کرتے ہیں انہیں پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔ ایک وہ جو سالدار کہلاتا ہے ۔ یہ سال بھر کام کرتا ہے ۔ دوسرا وہ جو مہینہ دار کہلاتا ہے ۔ یہ ایک مہینہ تک کام کرتا ہے ۔ تیسرا روز دار جسے روزانہ کچھ نہ کچھ مزدوری دیکر کام لیا جاتا ہے ۔ چوتھا قرضہ دار مزدور ہے ۔ پانچواں وہ مزدور ہے جو بلا معاوضہ کام کرتا ہے یعنی اس سے مفت کام لیا جاتا ہے ۔ افسوس کی بات ہے اور یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ اس ملک میں عوامی حکومت لانے والے اس طبقہ سے مفت کام لیتے ہیں ۔ میں صرف اس ایک پوائینٹ (Point) پر اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں ۔ سال دار وہ مزدور ہیں جنہیں سال بھر کے لئے مقرر کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے ایک آنریبل دوست نے ذکر کیا ۔ ان سے سالنامہ تو لکھوایا جاتا ہے مگر انہیں سال میں ۱۳ مہینے کام کرنا پڑتا ہے ۔ یہ ساہوکار ۔ مالدار لوگ ۔ دیسمکھ اور دیس پانڈے جو مالک بن بیٹھے ہیں وہ اس غریب سے سالنامہ کے تحت بارہ مہینے کے بجائے ۱۳ مہینے کام لیتے ہیں ۔ ان سے نہ صرف دن میں کام لیا جاتا ہے بلکہ رات میں بھی کام لیا جاتا ہے ۔ وہ بیچارہ دن بھر کھیت میں کام کرتا ہے ۔ کام کرنے کے بعد ہر انسان یا جاندار آرام چاہتا ہے لیکن اسے وہ آرام بھی نصیب نہیں ہوتا ۔ وہ اپنے بال بچوں کے پاس بھی نہیں رہ سکتا ۔ اس سے رات میں کھیت کی نگرانی کا کام لیا جاتا ہے ۔ کھیت کی رکھوالی میں اس کی نیند حرام ہوجاتی ہے اور رات کے چار بجے سے تو پھر کام شروع ہوجاتا ہے ۔ اس طریقہ سے اس سے دن رات کام لیا جاتا ہے ۔ آپکو تو صرف ایک گھنٹہ بھی نیند نہ آئے تو اعتراض ہوتا ہے اگر کہیں ریڈیو بجے اور کہیں لاؤڈ اسپیکر لگایا جائے تو نیند نہیں آتی (Cheers) لیکن ان مزدوروں اور کسانوں کی زندگی پر غور کیجئے جنہیں نہ نیند ہے نہ آرام ۔ وہ بیمار ہوتے ہیں تو

ان کے علاج کا بھی کوئی انتظام نہیں - میں اس کی کافی مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ ان ہی تکالیف میں کئی لوگ موت کے نذر ہوگئے ہیں - سالدار سے صرف یہی سلوک نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ تو کھیت میں کام کرے اور اسکی عورت ان کے مالک یعنی دیشمکھ - دیسپانڈوں کے گھروں میں کام کرے - اس بیچاری بیوی کے دو چار چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں - اسے اسی روزی کمانے کا موقع دینے کی بجائے دیشمکھ اور دیسپانڈے اسے خاندانوں کی حفاظت کے لئے اور کام لینے کے لئے گھر میں رکھتے ہیں اور معاہدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک سال میں ایک ساڑی اور روزآنہ ایک روٹی دیجائے گی - اس کے معاوضہ میں اسے سب کچھ کرنا پڑتا ہے - میرے ایک دوست نے قانون بھگیلاگان کا حوالہ دیا اور کہا کہ یہ قانون موجود ہے مگر یہ ہے آپکے قانون کا عمل کہ اکثر مقامات پر ظالم پٹیل پٹواری اور دیشمکھ دیسپانڈے مزدوروں سے رابطوں پر سب کچھ کام لیتے ہیں -

دوسرا طبقہ مہینہ داروں کا ہے ان سے ماہانہ معاہدہ پر کام لیا جاتا ہے مہینہ دار سے کہا جاتا ہے کہ اسے ماہانہ دس پندرہ یا بیس پچیس روپیہ دئے جائینگے - اس کے معاوضہ میں اس سے بھی اسیطرح کام لیا جاتا ہے جسطرح سالدار سے - آپ کو تو یہاں ایک بنگلہ ملتا ہے - آپ کے سامنے ایک چپراسی رہتا ہے اسیطرح آپ کو موٹر اور دوسری کئی سہولتیں دینے کے علاوہ اتنی بڑی تنخواہ دیجاتی ہے پھر بھی وہ آپ کو کافی نہیں ہوتی لیکن اس مزدور سے اسی قلیل تنخواہ کے معاوضہ میں دن رات کام لیا جاتا ہے - یہ تنخواہ بھی نقد نہیں دیجاتی - اگر کبھی اسے بیوی بچوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے وہ قرض لیتا ہے تو یہ تنخواہ قرض میں چلی جاتی ہے بلکہ سود ہی میں اسے یہ کام کرنا پڑتا ہے - میں ان سب چیزوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر کررہا ہوں کہ آج حیدر آباد میں عوامی حکومت آئی ہے اس کا یہ فرض ہے کہ عوام کے ان مسائل پر ضرور غور کرے آپ عوام کے نمایندے کہلاتے ہیں - آپ کا دعوی ہے کہ آپ عوام کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں - اگر یہ حقیقت ہے تو آپ کا یہ سب سے پہلا فرض ہے کہ ان مسائل پر غور کریں -

اس کے بعد تیسرے وہ مزدور ہیں جو روز دار کہلاتے ہیں - ان کا پوزیشن - سالدار اور مہینہ دار سے بھی بد تر ہے - انہیں روزانہ ایک روٹی کھانے کے لئے دیجاتی ہے - کسی کو آٹھ آنے دئے جاتے ہیں اور کسی کو چھ آنے اور ایک روٹی پر دن بھر کام کرنا پڑتا ہے - اسطرح ان سب مزدوروں کے کام کا نہ تو کوئی ٹائم مقرر ہے اور نہ کوئی اجرت اس سے کہا جاتا ہے کہ کم از کم پانچ بجے اٹھ کر کام شروع کردے - کام کے دوران میں اس کو کوئی وقفہ بھی نہیں دیا جاتا - صبح کے ۵ بجے سے شام کے ۶ بجے تک مسلسل کام کرتا ہے - ۱۲ - ۱۳ گھنٹے مسلسل کام کا معاوضہ اوسکو اس قدر قلیل دیا جاتا ہے کہ اس میں اوسکے بیوی بچے کسطرح پھول پھل سکتے ہیں ؟ زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ ملتا ہے - غور کیجئے کہ ہم یہاں اسمبلی میں ۲ - ۳ گھنٹے کام کرتے ہیں لیکن یہاں ہمیں وقفہ دیا جاتا ہے - دن بھر کام کرنے کے بعد وہ ایک روپیہ لیکر اپنے مکان آتا ہے اور بازار سے

ایک سیر جوار لاتا ہے۔ اس ایک سیر جوار میں اس کی بیوی اور پانچ بچے کسطرح گزر بسر کر سکتے ہیں ؟ اس طرح مزدوروں کا معاوضہ اور ان کے کام کا ٹائم مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ ان لوگوں کو جو کام دیا جاتا ہے اوسکی فہرست مقرر کردینی چاہئیے کہ اسے وقت میں اتنا کام لیا جائے تاکہ اوسکو آرام لینے کے لئے کوئی وقت ملے۔

چوتھی قسم کا مزدور قرضہ دار مزدور ہے۔ یہ ایسا مزدور ہے جسکو قرضہ دیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ قرضہ کیوں لیتا ہے؟ یہ آپ کا ہمارا تجربہ ہے کہ یہاں ہم الیکشن میں منتخب ہوئے اس زمانہ میں ہم کو بھی قرضہ لینا پڑا اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے آنریبل ممبرس کی تنخواہ وغیرہ بھی اسی قرضہ میں جارہی ہے۔ اسیطرح ان لوگوں کو بھی خانگی ضروریات کی تکمیل کے لئے قرضہ لینا پڑتا ہے بچہ بڑا ہوجاتا ہے تو اوسکی شادی کرنی پڑتی ہے۔ لڑکی بڑی ہوجاتی ہے تو اوسکا بیاہ کرنا پڑتا ہے۔ غور فرمائیے کہ ایک روپیہ کمانے والا مزدور کسطرح اسکے لڑکے یا لڑکی کی شادی کر سکتا ہے؟ اوسکو کسی نہ کسی ساہوکار سے قرضہ لینا پڑتا ہے گورنمنٹ کہتی ہے کہ اگر کوئی قرض دینے والا زیادہ سود لے تو اوسکے خلاف کارروائی کیجا سکتی ہے۔ لیکن ایسے ساہوکار دیہاتوں میں اب بھی موجود ہیں جو فی صد ۲ روپیہ ماہانہ سود لیتے ہیں۔ جب قرضہ دار مزدور ساہوکار کے پاس جاتا ہے اور قرضہ کا مطالبہ کرتا ہے تو ساہوکار کہتا ہے کہ پہلے سود دینا پڑیگا اور سونے چاندی کے زیورات رہن رکھنے پڑینگے۔ اس غریب کے پاس سونے چاندی کے زیورات کہاں ہوتے ہیں ؟ مجبوراً اوسے اپنا مکان جسمیں وہ اپنا سر چھپاتا ہے رہن کردینا پڑتا ہے اورچارچھ فیصد سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگروہ سود ادا نہ کرسکے تو اسکا مکان ساہوکار اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ بتائیے کہ وہ ایک روپیہ کا مزدور کہاں سے اسقدر سود ادا کر سکتا ہے؟ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساہوکار ضابطہ کے تحت کارروائی کرتا ہے اور عدالت سے ڈگری لیکر اس کا مکان اپنے قبضے میں لے لیتا ہے۔ مکان دوسرے کے حوالے کرکے وہ غریب بے سہارا زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ اس طرح مزدور قرضہ لیکر سالہا سال تک قرضہ دینے والے کا غلام بن جاتا ہے۔

پانچویں قسم اس مزدور کی ہے جس سے مفت کام لیا جاتا ہے۔ آپکو یہ سنکر حیرت ہوگی کہ بھلا مفت کام کون کریگا۔ لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ایسا بھی ایک مزدور ہوتا ہے جس سے مفت کام لیا جاتا ہے۔ اس مزدور سے پٹیل پٹواری کہتے ہیں کہ تو آکر ہمارے دروازے پر پڑا رہ جا۔ چاہیں تو ہم تجھے روٹی دینگے نہیں تو کچھ نہیں۔ ایسے مزدور سے نہ صرف پٹیل پٹواری کام لیتے ہیں بلکہ سرکاری عہدہ دار جب دورے پر آتے ہیں اور تعلقدار تحصیلدار اور دوسرے عہدہ دار جب گاؤں میں آتے ہیں تو اسکا یہ فرض ہوجاتا ہے کہ وہ چاؤڑی پر حاضر ہو۔ اس سے سامان اٹھوایا جاتا ہے اور دوسرے کام بھی لئے جاتے ہیں۔ یہ ہے ویگ بیگار۔ کہا جاتا ہے کہ بیگاری ختم ہوگئی مگر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ بیگاری ختم نہیں ہوئی۔ ان سے 'رابطہ' بھی لیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جنتا راج ہے۔ عوامی حکومت ہے لیکن ان

لوگوں کے مفاد کےلئے جوکچھ کرنا چاھئے نہیں کرتے ۔ آج جو رزولیوشن لایا گیا ہے اس سے اتفاق کرتے ہوئے میں یہ کہونگا کہ زرعی مزدوروں کا قانون نافذ ہونا چاھئے ۔ ان کے لئے ایسے کوئی رولس (Rules) بنانے چاھئیں ۔ ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ان کےلئے بونس یا انعام کسطرح فکس (Fix) کیا جاسکتا ہے ؟ میں کہتا ہوں کہ زراعت کے مزدور کو بھی بونس دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ یہ چیز مالک کو منظور ہو۔ اگر ہم چاھیں تو ان پانچوں قسم کے مزدوروں کو آرگنائز (Organize) کرسکتے ہیں اور اس طرح انکو مالک کے خلاف زمیندار کے خلاف منظم کرسکتے ہیں تاکہ وہ انکے ساتھ برا سلوک نہ کرسکیں ۔ اگرایسا قانون بن جائے توہم اپنے مطالبات انکے سامنے رکھکر انکو پورا کرنے کےلئے مجبور کرسکتے ہیں ۔ بہت سے لوگ کاشتکاروں کی ہمدردی کرتے ہیں ۔ ان میں بڑے کاشتکار بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بڑے بڑے کاشتکاروں کے عزیز ہیں جو یہاں عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے آئے ہیں ۔ ان امور پر غور کرکے ہم قانون نافذ کریں تو بہتر ہوگا ۔ ہمیں عوام کی فلاح و بہبود کے نقطہ نظر سے کام کرنا چاھئے ۔ ان پانچوں قسم کے مزدوروں کا سنگھٹن (सघटन) کرکے مزدوروں کے مفاد کے خلاف کام کرنے والوں کے مقابلہ میں آواز بلند کرسکتے ہیں بشرطیکہ ھمارے دل صاف ہوں ۔ نہ صرف مل اور کار خانوں کے مزدوروں کےلئے قانون نافذ ہونا چاھئے بلکہ کھیت مزدوروں کےلئے بھی قانون کی بیحد ضرورت ہے ۔ اس طریقہ سے ان کےلئے ٹائم مقرر ہونا چاھئے ۔ ماھانہ دار مزدور کےلئے بھی مناسب مزدوری اور روزانہ دار کےلئے بھی کم ازکم تین روپیہ دئے جانے کا انتظام کیا جانا چاھئے ۔ جبتک ان کےلئے ایسا قانون نہ بنایا جائے دیہات کے پٹیل پٹواری دیسمکھ دیشپانڈے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی سب کچھ ہیں ٹھیک نہ ہونگے ۔ اگر ایسا قانون نافذ ہو جائے تو وہ یہ سمجھ لینگے کہ ہم پر بھی کوئی ڈنڈا موجود ہے ۔ اس طرح مزدوروں کی راحت کا انتظام ہوسکتا ہے ۔ آخر میں میں ھاؤس سے یہ ونتی (विनती) کرونگا کہ مزدوروں کے مسائل کو کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔

شری جی ۔ سری راملو (منتھنی)۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ آج کا دن خاص کر بہت اہم ہے ۔ مجھے فخر ہے کہ آج صحیح معنوں میں ہم اسمبلی میں بیٹھکر عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے پہلا چاپٹر (Chapter) کھول رہے ہیں ۔ اس مسئلہ پر دھیان دیں تو آپ خود یہ محسوس کرینگے کہ لاوڈ اسپیکر کے قانون کے مقابلہ میں یہ مسئلہ بہت زیادہ اھمیت کا حامل ہے ۔ یہ بلس ایسے ہیں جن سے حقیقت میں دیش کا سدھار ہوسکتا ہے ۔ کیا اچھا ہوتا اگر ٹریژری بنچس (Treasury Benches) کی جانب سے ایسے بلس پیش کئے جاتے ۔ یہ ایسے مسائل ہیں جن کو حل کرکے ھمارے دیش کو سلف سفیشینٹ (Self-sufficient) بنایا جاسکتا ہے ۔ اول تعلقدار اور سکریٹریوں کو بڑی بڑی تنخواھیں دیجارھی ہیں لیکن ان غریبوں کے مسائل پر بھی ہمیں غور کرنا چاھئے تاکہ انکی بھی زندگی راحت و آرام سے گذرے ۔ لیکن انکے مسائل جب پیش ہوتے ہیں توکسی نہ کسی طرح دستور کو آڑے لایا جاتا ہے ۔ ایک آنریبل

ممبر نے کہا کہ قانون بھیک لگان موجود ہے ۔ یہاں نہ صرف وہ قانون ہے بلکہ اور بھی بہت سے قانون ہیں جنہیں پیسرو حکومت نے جس پر ہم نے وار کیا ہے بنایا تھا ۔ کیا آنریبل ممبر جانتے ہیں کہ قانون بھیک لگان کافی ہے ؟ میں یہ کہونگا کہ اس قانون سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے وہ قانون سو رہا ہے ۔ وہ ایسا ہی قانون ہے جیسا کہ قانون انسداد بیرحمی بر جانوران یا قانون انسداد گداگری ہے ۔ جب ایک ضروری رزولیوشن آپکے سامنے پیش ہوا ہے تو آپکو چاہئے کہ اس پر کافی طور سے دھیان دیں اور سنجیدگی کے ساتھ سوچیں اور اسے روبعمل لانے کی کوشش کریں ۔ اس رزولیوشن میں جو جو باتیں کہی گئی ہیں وہ تجربہ کے تحت لائی گئی ہیں۔ بیسک ویجس (Basic Wages) کے بارے میں جو سوال اٹھایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت بڑا سوال ہے ۔ اسکو لیجسلیشن (Legislation) میں لائے بغیر رہنا ہمارے لئے موزوں نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ فیکٹری اور کارخانے کے مالک مزدوروں کا خون چوس رہے ہیں۔ ہم کو کوئی ایسا قانون لانا چاہئے جس سے ان کا رویہ درست ہو اور وہ اکسپلائیٹیشن (Exploitation) سے باز آئیں ۔ ہمیں بیسک ویجس کے بارے میں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے ۔ اگر اس طرح نہ کریں تو ہم پر چارج (Charge) رہیگا کہ مزدوروں کی دشمنی کی جو پالیسی کانگریس چلا رہی ہے اور کیپٹلسٹ (Capitalist) جماعت کو ریپریزنٹ (Represent) کرتی ہے وہی پالیسی آپ بھی چلا رہے ہیں ۔ اسلئے اس پر پوری غور کرنا چاہئے ۔ اس طرح ون منتھس لیو وتھ پے (One month's leave with pay) اور دوسرے الونسس کے جو بلس ہیں اور جنکے ہونے سے مزدور پسے جا رہے ہیں انکو منظور کرنا چاہئے ۔

میری کانگریس ممبرس سے یہ اپیل ہے کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے ۔ حیدرآباد میں کسانوں اور مزدوروں کا خون چوسا جا رہا ہے ۔ اس رزولیوشن پر کوئی اعتراض نہ کیا جائے اور اس کی تائید کی جائے ۔ لوکل سلف گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سامنے جب میونسپالٹی کے مزدوروں کا مسئلہ رکھا جاتا ہے تو انکے پاس مزدوروں کے لئے کافی فنڈ نہ ہونا بتلایا جاتا ہے۔ ان کے لئے فنڈس فراہم کرنا ضروری ہے ۔ جب مزدوروں کا سوال پیش ہوتا ہے تو یہ حیلہ کیا جاتا ہے کہ بجٹ میں گنجائش نہیں ہے ۔ لیکن انکی محنت پر محل بنانے کے خواب دیکھنا اور انکا خون چوسنا برابر جاری ہے ۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ بجٹ میں پہلے ان کے لئے اماونٹ (Amount) الاٹ (Allot) کریں اور بعد میں اپنا پلان (Plan) بنائیں ۔ جو مزدور دیش کی سیوا کرتے ہیں ان کے لئے پہلے سوچنا چاہئے ۔ میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ پنچس انکے حق کو نظر انداز نہ کریں ۔ یہ وقتیہ رزولیوشن پیش کیا گیا ہے اس پر پورا غور کیا جانا چاہئے ۔

لوکل گورنمنٹ منسٹر (شری انا راؤ)۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ مجھے اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ دیشپانڈے صاحب کے پیش کئے ہوئے رزولیوشن میں جو چیزیں بتائی گئی ہیں ان سے میں متفق ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی گورنمنٹ اس سے

سحرف ہیں ہوسکتی - اس میں جو کنڈیشنس (Conditions) لیبررس اور
کامگاروں کے لئے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ فنڈامنٹلس (Fundamentals)
میں سے ہیں - یہ ایک فنڈ امنٹل رائٹ (Fundamental Right) ہے کہ
ہر شخص کو اسکی زندگی میں آرام و آسائش کا موقع فراہم ہونا چاہئے - اس سے کون
انکار کرسکتا ہے ؟ لیکن اسکے ساتھ ساتھ موور (Mover) نے یہ نہیں سوچا
کہ کانسٹیٹیوشن (Constitution) میں جہاں فنڈامنٹل رائٹس کا ذکر کیا گیا
ہے وہیں ڈائرکٹیو پرنسپلس آف اسٹیٹ پالیسی (Directive Principles of State Policy)
کا بھی ذکر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ جتنی چیزیں اس رزولیوشن میں موجود ہیں وہ
ڈائرکٹیو پرنسپلس میں بھی موجود ہیں - اور گھٹنا (घटना) کے انوسار (अनुसार)
ہیں - " فلاسفی میکس نو برڈ " (Philosophy makes no bread)- اس میں
شک نہیں کہ اظہار خیال کی آزادی ہونی چاہئے لیکن صرف لاوڈ اسپیکر میں نکار نے سے
کوئی چیز ملنے والی نہیں ہے - ڈائرکٹیو پرنسپلس آف اسٹیٹ پالیسی میں یہ بتایا
گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی پالیسی کے مرتب کرنے میں کن کن چیزوں کو دیکھنا
چاہئے - کیونکہ "میان کیان ناٹ لیو بائی برڈ الون (Man can not live by bread alone)"
آدمی صرف کھانے سے زندہ نہیں رہتا - اسلئے آرام اور آسایش کو فنڈامنٹل رائٹس میں داخل
کیا گیا ہے - چنانچہ جو رزولیوشن پیش کیا گیا ہے اسکے اصول سے تو کسی کو اختلاف
نہیں ہوسکتا لیکن اسکو آپریشن (Operation) میں لانے میں اختلاف
رائے ہوسکتا ہے - انہوں نے فنڈ امنٹل رائٹس پر تو بہت زور دیا ہے لیکن کتنے ایسے
ہیں جو فنڈ امنٹل رسپانسبلٹی (Fundamental responsibility) پر دھیان
دیتے ہیں ؟ ان دونوں باتوں کے درمیان اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن
کے درمیان میں - دیشپانڈے صاحب نے . . . .

Sri Papi Reddy —(Interrupting the hon. Minister for Local Government) I request the Hon'ble Minister not to mention individual names.

شری انا راؤ - ٹھیک ہے - یہ فنڈامنٹل ڈیفرنس (Fundamental
difference) ہے - آپ اسی کو ڈیموکریٹک طریقہ بتاتے ہیں گورنمنٹ
جو جو رائٹس ہیں انہیں قانون کے ذریعہ لانا چاہتی ہے لیکن دوسرے پارٹیز ایسا
نہیں چاہتے - ایک صاحب نے ڈیموکراٹک لیونگ (Democratic Living) کی
تعریف کی - یہ بتلاتے ہوئے کہ ڈیموکراٹک لیونگ کیا ہے انہوں نے کہا کہ -

" To Convert every occasion of non-agreement into an occastion of agreement "

جہاں جہاں نان اگریمنٹ (Non-agreement) کا سوال پیدا ہوتا ہے
اسے ہر طرف سے اگریمنٹ (Agreement) میں تبدیل کیا جائے - لیکن

میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر کی پارٹی ہر اگریمنٹ کے اکیژن (occasion) کو
یاں اگریمنٹ میں تبدیل کرنا چاہتی ہے - اس میں جو فنڈامنٹل چیزیں بتلائی گئی ہیں
ان سے انکار تو نہیں کرسکتے - بعض ممبروں نے یہ کہا کہ لاؤڈ اسپیکر سے متعلق ترمیم
کا بل لا یکی جائے رزولیوشن کے مذکورہ امور سے متعلق بلس لائے جاتے تو بہتر ہوتا -
انکا خیال درست ہے لیکن ایروچ (Approach) میں فرق پڑتا ہے - جیسا کہ آنریبل
ممبر نے کہا کہ لسٹ تین ہیں - ایک وہ جو سنٹرل پرویو (Central purview)
میں آتی ہے - دوسری اسٹیٹ پرویو (State purview) میں اور تیسری کانکرنٹ
لسٹ (Concurrent list) ہے - لیبر کے جتنے قوانین ہیں وہ سب کانکرنٹ
لسٹ میں آتے ہیں - میں آپکو لسٹ بتاتا ہوں جس میں سنٹرل گورنمنٹ نے قوانین
پاس کئے ہیں -

LIST OF LABOUR ENACTMENTS IN FORCE IN THIS STATE :

1 The Factories Act 1948.
2 Workmen's Compensation Act 1923.
3 Indian Trade Unions Act 1926
4 Payment of Wages Act 1936.
5. The Industrial Disputes Act 1947.
6 The Industrial Disputes Appellate Tribunal Act 1950.
7. The Employment of Childern Act 1938
8. The Living Wages Act
9. The Industrial Employment (Standing Orders Act).
10. The Employers Liability Act 1938
11. The Minimum Wages Act 1948
12. The Provident Fund Act 1925.
13. The Indian Boilers Act 1923.
14. The Cotton Weaving, Spinning and Ginning Act 1925.
15. The State Employers Insurance Act 1948
16. The Provident Fund Act 1952.
17. The Weekly Holidays Act 1942, (But not in force).

گویا سنٹرل پارلیمان نے اس میدان میں اتنے قوانین بنائے اور وہ اسٹیٹ پر بھی لاگو کئے
گئے ہیں - آپ نے جو رزولیوشن پیش کیا ہے اسکے آپریٹیو پارٹ (Operative part) میں
مشکل یہ ہے کہ سنٹر نے کانکرنٹ لسٹ میں اس مسئلہ کو رکھکر اسٹیٹ پر لاگو کیا

ہے ۔ اگر ھاؤس اس رزولیوس کو سطور بھی کرے تو اس میں مجاریت کا سوال پیدا ھوتا ہے ۔ اگر پارلیمنٹ کوئی قانون اس میدان میں لائے تو اسٹیٹ کو سپرسیڈ (Supersede) نہیں کرسکی ۔ سٹر ے حب قانوں نبا کر اسٹیٹ پر لاگو کیا ھے تو اسٹیٹ اپنے لیجسلیچر (Legislature) کے دریعہ اسے سپرسیڈ نہیں کرسکی ایسی صورت میں رزولیوشن کے آپریٹیو پارٹ میں یہ مشکل پیش آتی ھے ۔ البتہ رزولیوس اگر اس شکل میں پیس ہوتا کہ سٹر ے جو فلاں فلاں قانون نافذ کئے ھیں ان میں ترمیم یا تبدیلی کی جائے تو ھاؤس اس قسم کی سفارس کرسکتا ھے ۔ لیکن اب اس رزولیوس کے آپریٹو پارٹ میں کسی طرح کی مجاریت نہیں ھے ۔ پارلیمنٹ (Parliament) میں فیر ویجس ایکٹ (Fair Wages Act) انٹرڈیوس (Introduce) کیا گیا ھے ۔ ھاؤس آف پیپلس (House of peoples) میں وہ چیزیں آئی ھیں تو ایسی صورت میں کیا یہ ھاؤس ان چیزوں کے بارے میں کوئی قانون پیس کرسکتا ھے ؟ میں عرض کرونگا کہ کوئی قانون بس نہیں کیا جاسکتا ۔ اگر اسمبلی اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے قانون سطور بھی کرے تو اوسے پریسیڈنٹ (President) کی سطوری نہیں مل سکتی کیونکہ یہ چیز کانکرنٹ لسٹ میں ھے اور اسکی سطوری لینا چاہیے ضروری ھے ۔ اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ رزولیوشن میں جو آئٹمس (Items) ھیں ان سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا لیکن آپریٹو پارٹ کے بارے میں قوانین موجود ھیں ۔ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ بھی مزید غور کررہی ھے ۔ ممکن ھے اس سلسلہ میں بہت جلد لجسلیشن آ جائے ۔ ایسی صورت میں وھاں بھی حیدرآباد کے نمائندے یا دوسرے نمائندے لیبر قوانین کے بارے میں مسائل پیش کرسکتے ھیں لہذا اس اسمبلی میں اس مسئلہ کا حل ممکن نہیں ھے ۔

Business of the House.

مسٹر اسپیکر ۔ اب وقت ھوگیا ھے ۔ آئندہ بحث جاری رھیگی ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ رولس (Rules) میں ۔

"Every week one day be reserved for non-official resolutions."

ایسا لکھا ھے ۔ اب اسکے بعد نان آفیشل رزولیوشنس (Non-official Resolutions) کے لئے فسٹ جولائی کا دن رکھا گیا ھے ۔ لیکن درمیانی ویک (Week) میں ان کے لئے کوئی دن مقرر نہیں ھوا ھے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اسکے ساتھ ھی دوسرے رولس یہ بھی ھیں کہ جب بجٹ سشن (Budget session) شروع ھوگا تو دوسری چیزیں درمیان میں نہیں آئینگی ۔ میں چاھتا ھوں کہ نان آفیشل ڈیز (Non-official days) کی پوری پابندی کی جائے اور نان آفیشل برنس (Business) کو کافی موقع دیا جائے ۔

میں ایک اور چیز بھی واضح کردینا چاہتا ہوں ۔ ابھی ایک امنڈمنٹ آیا ہے چونکہ یہ وقت پر نہیں ملا اسلئے چھاپ کر یا سائکلوا سٹائل کروا کر ممبرس میں تقسیم نہیں کیا گیا ۔ جو بھی امنڈمنٹس پیش ہوتے ہیں انکی کاپیاں ممبرس میں تقسیم کی جاتی ہیں ۔ اس لئے میں ممبرس سے یہ خواہش کرونگا کہ وہ جو امنڈمنٹس پیش کرنا چاہتے ہیں ان کی نوٹس چار دن پہلے دیدیں ۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ سوال یہ ہے کہ جو ررولیوشن ملا ہے وہ کل ہی ملا ہے۔

مسٹر اسپیکر ۔ ضابطہ کے لحاظ سے کوئی رزولیوشن اندرون مدت نہیں آیا ہے لیکن ٹیکنیکیا لٹیز (Technicalities) کی بنا پر میں اس ررولیوشن کو خارج کرنا نہیں چاہتا ۔ بہر حال جتنی سہولتیں بہم پہنچائی جاسکتی ہیں پہنچائی جانی چاہئیں۔ امنڈمنٹس کے لئے چار دن کی جو مدت رکھی گئی ہے اسکی بھی پابندی کی جائے تاکہ سہولت ہو ۔ نوٹیسس (Notices) کا جو قانون رکھا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ ممبرس کو سہولت ہو ۔ اب ہاؤس اڈجرن ہونا ہے ۔

We shall meet tomorrow at 9 a.m.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday the 17th June, 1952.
